امام احمد رضا کانفرنس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مقصد تعلیم
تعلیم کا بنیادی مقصد خدا رسی
اور رسول شناسی ہونا چاہیے
تاکہ ایک عالم گیر فکر ابھر کر
سامنے آئے۔ سائنس اور مفید
علوم عقلیہ کی تحصیل میں
مضائقہ نہیں مگر ہیئت اشیاء کی
معرفت سے زیادہ خالق اشیاء کی
معرفت ضروری ہے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ)

مجلّہ

امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۱ء

زیر اہتمام

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

Printed by Al-Mukhtar Publications Karachi-092-21-7725150

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

رُخ، دن ہے یا مہرِ سما؛ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب، زلف ہے یا مشکِ خطا؛ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں، واجب میں عبدیت کہاں!
حیراں ہُوں یہ بھی ہے خطا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر، یا حُسنِ توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبدِ اِلٰہ اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِّ خُدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے، شب صُبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی ﷺ، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بُلبل نے گُل اُن کو کہا، قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جُھنجھلا کر کہا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا، فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم، ترسِ سزا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر، کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر!
بے پردہ جب وہ رُخ ہُوا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بُلبلِ رنگیں رضا یا طوطیِ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

IMAM AHMAD RAZA IN POLITICS

The Indian Soil was growing the seeds of atheism,
Visible was the trend of Hindu - Muslim Amalgam
India was declared the home of infidelity
thousands of muslims had left India, in reality
At that critical Juncture, Raza rose to occasion,
Allah had blessed him with superior vision
He maintained India the home of Islam
Informed all about the Hindu - Muslim Unity's alarm
Stressed Upon the Muslims, Segregation from the Hindus,
For the Muslims own union, he gave his views
Embarked upon the exponents of Hindu - Muslims Unity,
He ruthlessly refuted Gandhi's art and authority
Door to door, in every village, in every city,
Delivered lectures, wrote papers, on Islam's individuality
In the first dacade of the twentith century
His efforts revived two nation theory
As King Akbar was defeated by Sheikh Sarhandi,
Raza of Baraillly rolled back the plan of Gandhi,
He Exosed well the enemy's cunning tricks,
Upon the 'prophet's love, he based his politics.
Before 1919, founded Imam Ahmed Raza
All India Jamaa'at-i-Raza-e-Mustafa.
It Proved a prelude of All India Sunni Conference
Which showed admitted role for Pakistan's existence
Let us pay homage to Imam Ahmed Raza's role
He Showed the Muslims of India their right goal.

By: Muhammad Saleem Ullah Jundran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منظور حسین جیلانی

سخن ہائے گفتنی

مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے!

آج جب ہم نئی صدی میں داخل ہو چکے ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ادارہ کی کارکردگی جو دو دہائیوں سے زیادہ عرصہ پر محیط ہے، کا ایک جائزہ قارئین کے استفادے کے لئے پیش کیا جائے۔

ادارہ کا قیام تو دراصل ۱۹۸۰ء میں سید ریاست علی قادری کا مرہون منت ہے جنہوں نے اپنے ساتھ انتہائی عظیم شخصیات جن میں محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، علامہ شمس بریلوی، علامہ تقدس علی خاں صاحب، محترم شیخ حمید اللہ حشمتی (والد ماجد ڈاکٹر مجید اللہ قادری) اور حاجی شفیع محمد قادری کے اسمائے گرامی شامل ہیں، کے ساتھ سفر کا آغاز کیا۔ وہ امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد بڑی پابندی سے ہر سال عرس کے موقع پر کرتے رہے۔ مزید برآں اعلیٰ حضرت کی شخصیت، ان کے دینی، علمی اور فکری کارناموں پر تحقیقی شدہ مضامین رسالہ ''معارف رضا'' میں باقاعدگی سے شائع کرتے رہے اور ساتھ ہی بے شمار کتب بھی اردو، عربی، انگریزی زبانوں میں شائع کی جاتی رہیں۔

البتہ ادارہ کا منظم قیام اس کے رجسٹریشن (۱۹۸۶ء) کے ساتھ ہوا۔ اس وقت تک ادارہ کا نہ تو کوئی اپنا دفتر تھا نہ ہی مناسب مالی وسائل، جو اتنے عظیم کام کی ضروریات کو پورا کرتا۔ یہ فیض اعلیٰ حضرت ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مشکلیں بتدریج آسان فرما دیں۔ بحمد اللہ آج ادارہ کا اپنا دفتر کراچی شہر کے قلب میں موجود ہے جس میں جدید دور کی تقریباً ساری سہولتیں موجود ہیں۔ پاکستان کے دارالسلطنت اسلام آباد میں بھی ایک منظم دفتر قائم ہے جس کے سربراہ جناب کے. ایم. زاھد ہیں۔

گویا اس طرح ادارہ کے باقاعدہ (رجسٹرڈ) قیام کو اب سولہ سال ہو چکے۔ اس عرصہ میں پابندی وقت کے

ساتھ ایک خوبصورت مجلّہ ہر سال کانفرنس کے موقع پر شائع کیا جاتا ہے۔ساتھ ہی ''معارف رضا'' جو پہلے سالنامہ کی صورت میں تھا اب ماہنامہ کی شکل میں قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔اس طویل عرصہ میں جہاں بے شمار کتُب و رسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی وہیں ادارہ کی کاوشوں اور محبّین و مخلصین کی رہنمائی کی بدولت بین الاقوامی سطح پر ادارہ کو پذیرائی بھی حاصل ہوئی۔ادارہ نے اپنے محدود وسائل کے باوجود اعلیٰ حضرت پر پی.ایچ.ڈی کرنے والے حضرات کو نہ صرف یہ کہ ہر طرح کی سہولیات بہم پہنچائیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی کی۔اس سلسلہ میں پی.ایچ.ڈی کرنے والے حضرات کو ادارہ کی جانب سے ''گولڈ میڈل''اور نقد انعامات بھی تقسیم کیئے گئے۔یہ بات ہمارے لئے قابل فخر ہے کہ آج نہ صرف اندرون پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر محققین اور دینی و علمی حلقے اعلیٰ حضرت کی تصنیفات، ان کی شخصیت اور دیگر کارناموں سے متعلق اگر کسی چیز کے متلاشی ہوتے ہیں تو ان کے ذہن میں ادارہ کا ہی نام آتا ہے اور وہ خطوط، ٹیلیفون، فیکس، اور ای.میل کے ذریعہ اپنی ضروریات اور مسائل سے آگاہ کرتے ہوئے تعاون کی درخواست کرتے ہیں اور ہم کمیابیٔ وسائل کے باوجود اس قسم کی درخواستوں پر ترجیحی طور پر عمل کرتے ہیں۔ادارہ کی علمی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ امریکہ، یورپ، جنوبی افریقہ اور بلادِ عرب خصوصاً جامعہ ازھر اور قاھرہ یونیورسٹی میں امام احمد رضا کے حوالے سے پی.ایچ.ڈی اور ام.فل کے تھیسس لکھے جارہے ہیں۔

اس وقت ادارہ کی لائبریری میں اعلیٰ حضرت کی بیش قیمت تصنیفات اور مخطوطات کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے جس میں بالخصوص اعلیٰ حضرت کی کچھ ایسی نادر تحریریں جواب تک منظر عام پر نہیں آسکیں، ہم نے حاصل کر رکھی ہیں اور ان شاء اللہ عنقریب شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پچھلے بیس سالوں پر محیط عرصہ میں ادارہ کو یہ بھی اعزاز حاصل رہا کہ امام احمد رضا کانفرنس کے مہمانانِ خصوصی، صدارت کرنے والے اور مقالہ نگار حضرات میں حکیم محمد سعید، مولانا کوثر نیازی، ڈاکٹر فرمان فتحپوری، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر منظور الدین احمد، جسٹس اجمل میاں، جسٹس قدیر احمد، جسٹس نعیم االدین اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان، جیسی ذی علم اور بین االاقوامی شہرت یافتہ شخصیات شامل ہیں۔ان حضرات نے اپنے مقالات اور تقاریر میں اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کے دینی و علمی کارناموں پر ان نکات کو اٹھایا جو اس سے پہلے منظر عام پر نہ آسکے تھے۔قارئین کرام---! آپ ہم سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ مندرجہ بالا شخصیات کی امام احمد رضا کانفرنس میں شمولیت بذاتِ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے اعلیٰ حضرت کی شخصیت پر دعوت فکر کا حلقہ صرف

آپ کے معتقدین تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ ان سے فکر ونظر کا اختلاف رکھنے والی علمی شخصیات کو بھی شامل محفل کیا اس لئے کہ ہمیں یقین واثق تھا اور ہے کہ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کی فکر ونظر کا جو بھی تحمل اور غیر جانبداری سے مطالعہ کرے گا وہ متاثر اور مستفید ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا۔ یوں تو گذشتہ ۲۰/سال میں بہت سی علمی وتحقیقی پیش رفت ہوئی ہیں جن کا احاطہ ان محدود صفحات میں ممکن نہیں، لیکن بعض اہم کارناموں کا ذکر نئے احباب اور ادارہ کے وابستگان کیلئے ضرور دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ۱۹۸۸ء میں پہلی بار پاکستان ٹیلیوژن کے انسائیکلو پیڈیا پروگرام میں امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر ایک تحقیقی ویڈیو پروگرام نشر کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام دراصل اعلیٰ حضرت پر پہلی ڈاکومنٹری تھی جو پبلک کے بے حد اصرار پر پی ٹی وی نے کئی مرتبہ نشر کی۔ اس پروگرام کی فلم بندی ادارہ کے صدر جناب وجاہت رسول قادری نے بریلی شریف جاکر کروائی اور پی.ٹی.وی کے پروگرام پروڈیوسر جناب آصف انصاری کو مہیا کی۔ اسکرپٹ سے لے کر ایڈنگ تک کے مرحلوں میں ادارہ نے ہر طرح اس پرگرام میں معاونت کی۔ اس کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی سطح تمام معروف بڑی لائبریریوں میں ادارہ کی مطبوعات کے علاوہ امام احمد رضا کی پانچ سو سے زیادہ کتب عطیہ کی گئیں، جن میں قومی اسمبلی لائبریری، اسلام آباد، اسلامی نظریاتی کونسل لائبریری اسلام آباد، سندھ ہائی کورٹ بار لائبریری کراچی، مدینۃ الحکمت لائبریری ہمدرد یونیورسٹی کراچی، امریکن کانگریس لائبریری، خدا بخش لائبریری پٹنہ (انڈیا) ، رضا لائبریری رامپور (انڈیا)، جامعہ ازہر قاہرہ کی کلیات، اصول دین، عربی زبان ولغت، اردو زبان ولغت اور جامعہ عین الشمس قاہرہ کی شعبہ اردو فارسی اور عربی کی لائبریریاں قاہرہ کی عظیم لائبریری ''الثقافیہ'' وغیرھم شامل ہیں۔

مزید برآں تاریخ میں پہلی بار امام احمد رضا کی شخصیت پر جامعہ ازھر قاہرہ، مصر میں ایک امام احمد رضا کانفرنس اور تقریب تقسیم گولڈ مڈل برائے محققین امام احمد رضا، (۱۹۹۹ء) منعقد کی گئی۔ آج اسی کا ثمرہ ہے کہ مصر اور قاہرہ کے جید علماء ادباء اور فضلاء امام احمد رضا پر تحقیقی اور تصنیفی کام کررہے ہیں اور وہاں کے اخبار ورسائل اور جرائد میں مضامین لکھے جارہے ہیں۔ ''پہلے سلام رضا'' کا منظوم عربی ترجمہ ''منظومۃ السلامیہ فی مدح خیر البریہ'' کے نام سے جامعہ ازھر کے فاضل اساتذہ ڈکتور شیخ حازم المحفوظ اور دکتور حسین مجیب مصری نے کیا، پھر امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان حدائق بخشش کا بھی منظوم عربی ترجمہ بعنوان ''صفوۃ المدیح'' انہی دو شخصیات نے شائع کیا۔ اس کے علاوہ رد قادیانیت سے متعلق ۳/رسائل کا مجموعہ عربی میں منتقل ہو کر وہیں سے شائع ہوا اور الحمد للہ وہاں سے تصنیف وتالیف اور تحقیق

نگارشات کا ایک سلسلہ جاری ہوگیا ہے۔ حال ہی میں وہاں کے ایک اور فاضل استاذ دکتور ابراہیم محمد ابراہیم صاحب نے اعلیٰ حضرت کی ایک نعت ''غم ہوگئے بے شمار آقا'' کا منظوم عربی ترجمہ بھیجا ہے جو ''معارف رضا، سالنامہ ۲۰۰۱ء'' میں شائع ہوا ہے۔

ادارہ کی کارکردگی اور کام کی وسعت کے پیشِ نظر ادارہ کی ایک شاخ اسلام آباد میں بھی قائم کی گئی ہے۔ جو جناب کے .ایم. زاھد کی سرپرستی میں بیش بہا خدمات انجام دے رہی ہے اس میں ہر سال امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد اور کتابوں کی اشاعت شامل ہے۔

قارئین کرام ہمارے آئندہ کے پروگراموں میں چند نایاب مخطوطات اور تصنیفات اعلیٰ حضرت کی اشاعت بالخصوص شامل ہے۔ اس کے علاوہ فتاویٰ رضویہ کی بارہ ضخیم جلدوں پر تحقیق اور بلحاظ عنوانات، مقالات یا کتب کی صورت میں شائع کرنا بھی شامل ہے۔ ہماری اسلام آباد شاخ نے اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' کو غلطیوں سے پاک نئے گیٹ اپ، اور خوبصورت جلد کے ساتھ شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس سلسلے میں ابتدائی تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں۔ قرآن عظیم (کنزالایمان) کا وہ نسخہ جو رضوی کتاب گھر ممبئی دہلی انڈیا سے کتابت کی غلطیوں سے مبرا شائع ہوا ہے منگوالیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اتنا بیش بہا سرمایۂ علمی، دینی اور فکری چھوڑا ہے جس کی اشاعت شاید صدیوں میں بھی مکمل نہ ہو پائے کیوں کہ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ جب ہم کسی ایک پہلو پر تحقیقی کام کرنے بیٹھتے ہیں تو بے شمار نئے پہلو اور سامنے آجاتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ تحقیقات کے نئے نئے گلستان کھلتے جاتے ہیں۔ بہرحال ہم محدود وسائل کے باوجود ادنیٰ سی کوشش ضرور کرتے رہیں گے۔ اور تمام عالمی تحقیقی اداروں اور جامعات سے ہمارا رابطہ روز بروز ترقی پذیر رہے گا۔

ادارہ نے آج تک جو بھی خدمات انجام دینے کی سعادت حاصل کی ہے اس میں ہمیں مقتدر علماء کرام، مشائخ عظام، دانشوروں، محبّین و مخلصین کی بھرپور معاونت اور سرپرستی حاصل رہی ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ اس سلسلے میں ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قبلہ کا تذکرہ اگر نہ کریں تو ناسپاسی ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب ادارہ کا ذہن بھی ہیں اور دل بھی۔ اس وقت ان کے سلسلے میں اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ اگر ان کی رہنمائی اور دستگیری ہمیں حاصل نہ ہوتی تو یہ کام ہمیں کرنا مشکل ہی نہیں شاید ناممکن ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت عطا فرمائے ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

علامہ شمس بریلوی (مرحوم) اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، جب تک حیات رہے بے انتہا شفقت اور تعاون ہی نہیں فرماتے رہے بلکہ ہماری ہر طرح حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ ادارہ سے ان کو ایک قلبی لگاؤ تھا اپنی شدید علالت کے باوجود زندگی کے آخری ایام تک لکھتے رہے اور مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ ہم خاص طور پر ادارہ کے بانی مرحوم سید ریاست علی قادری کیلئے دل کی گہرائیوں سے رب العزت کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ادارہ کے تمام اراکین کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ہماری خطاؤں کو درگزر فرماکر مفید مشوروں سے نوازتے رہا کریں۔ خاص طور سے حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قبلہ مولانا حاجی شفیع محمد قادری (نائب صدر) اور سید وجاہت رسول قادری (صدر) کی صحت و عافیت کیلئے دعا فرمائیں۔

ہم اپنے تمام مشتہرین حضرات، معاونین اور مخلصین کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ جن کی اعانت کے بغیر ہم یہ سب کچھ کرنے سے قاصر رہتے۔ کانفرنس کے انعقاد کے اہتمام، معارف رضا اور مجلّہ کی اشاعت، دعوت نامہ کی ڈیزائننگ اور پھر اس کی بروقت ترسیل کے سلسلے میں ادارہ کے دفتری عملہ کی بھی کارکردگی قابل ستائش ہے۔ ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (آفس سکریٹری و مدیر معاون معارف رضا) جناب سید محمد خالد قادری (اکاؤنٹنٹ) جناب شیخ ذیشان احمد قادری (کمپوزر) اور فرحان الدین (آفس اسسٹنٹ) نے بڑی محنت اور جانفشانی سے بحسن و خوبی تمام کام انجام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے جذیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں ہم تمام معزز علماء کرام، مشائخ عظام، دانشوروں اور محققین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ادارہ کی سرپرستی فرمائیں اور ہمیں اعلیٰ حضرت کی حیات اور ان کے دینی و علمی کارناموں پر اپنے تحقیقی نگارشات سے نوازیں۔ مخیّر حضرات سے بھی ہم ملتمس ہیں کہ ادارہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنا دست تعاون دراز فرمائیں۔ ہم جناب حاجی شیخ نثار احمد صاحب، حاجی محمد رفیق برکاتی صاحب، جناب زبیر حبیب صاحب، جاوید حبیب صاحب اور محترم حنیف جانو صاحب کے خصوصی طور پر سپاس گزار ہیں کہ جن کے مالی تعاون کی وجہ سے اس مجلس علم کا انعقاد ممکن ہو سکا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب حضرات گرامی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ و اولیاء امتہ و علماء ملتہ وبارک وسلم

Minister for Interior and
Narcotics Control
ISLAMABAD.

Lt. Gen. (Retd.)
Moin-ud-Din Haider

July, 2001

MESSAGE FROM THE MINISTER FOR INTERIOR ON IIMAM AHMED RAZA CONFERENCE(2001)

I am pleased to learn that Idara--e-Tahqeeqat-e-Imam Ahmed Raza is holding Imam Ahmed Raza Conference to pay tributes to the great Muslim scholar.

Imam Ahmed Raza appeared on the scene of the sub-continent in the most turbulent period of its history. He preached the lesson of unity of Muslim and peace and love for all human beings. He influenced the lives of millions of Muslims as well as others, who embraced Islam because of his words and deeds. He wrote number of books on Fiqah and other issues related to Islamic concept of "Education" His life and thoughts, still are source of inspiration and spiritual salvation for his followers.

His thoughts are highly relevant in the preset day context, when the government and the society are up against the sectarianism and related terrorism. Imam Ahmed Raza Conference being held at this juncture must play its due role in the promotion of peace and love among Pakistani and Muslim brothern

Lt. Gen. (Retd)
Moin-ud-Din Haider

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکومت پاکستان

پوسٹ بکس نمبر ۲۶۳۱، اسلام آباد (پاکستان)

فون : ۹۲-۵۱-۹۲۸۰۱۳۳
۹۲-۵۱-۹۲۱۳۲۹۴
فیکس : ۹۲-۵۱-۹۲۸۰۵۴۲
ای میل : KRL@comsats.net.pk

ڈاکٹر عبدالقدیر خان، نشان امتیاز اینڈ بار، ہلال امتیاز

مشیر خاص چیف ایگزیکٹو پاکستان برائے
سٹریٹجک پروگرام و امور کے آر ایل

حوالہ نمبر : ایس ٹی سی ڈی-زیدی/۰۵
مورخہ : ۱۳ جولائی، ۲۰۰۱ء

محترمی جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب
صدر، ادارہ تحقیق امام احمد رضا
ہیڈ آفس : ۲۵، سیکنڈ فلور، جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)
صدر، کراچی
پوسٹ کوڈ : ۷۴۴۰۰

السلام وعلیکم!

امام احمد رضا کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ موصول ہوا جس کے لیے میں آپکا بے حد شکر گزار ہوں۔ میں اپنی ناگزیر سرکاری مصروفیات کے باعث اس پروقار تقریب میں شرکت کرنے سے قاصر ہوں جس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔ میں کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں اور آپ کی خیریت وعافیت کا متمنی ہوں۔

مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ آئندہ بھی اللہ تعالی ہمیں اپنے وطن کی سربلندی کے لئے کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ (آمین)

فقط والسلام
آپکا خیر اندیش

محمد عبدالقدیر خان

(ڈاکٹر عبدالقدیر خان)
نشان امتیاز & بار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایوانِ صدر
مظفرآباد

حکومت آزاد جموں و کشمیر

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ قومی کانفرنس کے پر سعادت موقعہ پر

پیغام

عالم اسلام کے نابغہ روزگار عالم، برصغیر کی علمی میراث کے امین، اسلامی فکر کے داعی، مبلغ اسلام اور سچے عاشق رسول حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ دینی اور عصری علوم کے جیدّ عالم تھے۔ انھوں نے قریباً تمام دینی علوم اور مروجہ علوم و فنون میں انتہائی بلند پایہ تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ وہ عربی فارسی، اردو اور ھندی زبانوں میں لکھتے تھے۔ اس لیے ان کی تحریریں پوری مسلم امت کا بلند پایہ علمی ورثہ اور سب انسانوں کے لیے رہنمائی کا بہترین سامان ہے۔

میری ناقص معلومات کے مطابق ان کی نثری کتب اور مجموعہ نعت میں سے بہت کم سرمایہ ابھی تک چھپا ہے۔ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ان کی جملہ تصانیف یکجا جمع ہوں۔ تحقیق و تدقیق سے علمی مراحل سے گذریں اور زیور طبع سے آراستہ ہو کر عام ہوں۔ تاکہ اہل علم و دانش اور ملت اسلامیہ اس علمی اور فکری ورثہ سے فیض یاب ہو۔

یہ امر انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فکری میراث اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے پاکستان کے مختلف شہروں میں امام احمد رضا قومی کانفرنسیں منعقد کرتا رہتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نیک کام نہ صرف جاری رہے گا۔ بلکہ اس میں اضافہ ہوگا اور ایسی علمی مجالس کا انعقاد آزاد جموں و کشمیر میں بھی ہوگا۔ جس کے لیے میں ہر قسم کے پرخلوص تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

آزاد جموں و کشمیر زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد

سردار محمد ابراہیم خان
صدر آزاد حکومت جموں و کشمیر

جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خان
سینئر جج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Federal Shariat Court

Islamabad 2/8/2004

مکرم و محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ حضرات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں۔ اس موقع پر میری طرف سے دلی مبارک باد قبول کیجیے۔

حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے افکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت کے ضمن میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی کاوشیں قابل تبریک ہیں۔ کیونکہ برصغیر میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ان ہی افکار کی مرہونِ منت ہے۔

توحید و رسالت پر ایمان کلمہ طیبہ کا اولین تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت لازمۂ ایمان ہے۔ اسی سے وہ جذبات جنم لیتے ہیں جو نہ صرف اعمال عمل کرتے ہیں۔ بلکہ ہر مشکل سے مشکل مرحلے میں بہترین تحریک و تحریص کا باعث بنتے ہیں۔ یہاں تک کہ بتقاضائے حالات اس نظریہ کی حفاظت اور سربلندی کیلئے جان کی بازی لگا دینے میں بھی کسی تامل کی گنجائش کے روادار نہیں رکھتے۔

موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں انتہائی ضرورت ہے کہ عالم اسلام وحدت اور جمعیت کا بہترین نمونہ پیش کریں۔ اور بنیانِ مرصوص بن کر اخوت اور اتحاد کا نمونہ قائم کریں۔ اور یہ صرف اس وقت ممکن ہے۔ جبکہ دل و دماغ اسی ایک مرکز ملت کے عشق سے سرشار ہوں۔

میری دعا ہے کہ آپ کی کانفرنس ہر جہتی کامیابی سے ہمکنار ہو اور اس کے نتیجے میں عالم اسلام کی اجتماعی ناقابل تسخیر قوت حاصل ہو۔

والسلام مع الاکرام

دعاجو

فدا محمد خان

GOVERNOR'S SECRETARIAT
PUNJAB

No.GS/DS(S)2000-422 *Dated: 14.11.2000*

گورنر پنجاب کا پیغام

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ''ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان'' کے زیر اہتمام برصغیر پاک و ہند کے ممتاز عالم دین امام احمد رضا خاں بریلوی کی یاد میں 'امام احمد رضا کانفرنس'' منعقد کی جارہی ہے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی بلاشبہ چودھویں صدی ہجری کے بلند پایہ فقیہہ، عالم دین، نعت گو، صاحب شریعت و صاحب طریقت بزرگ تھے۔ فاضل بریلوی ملت اسلامیہ کے اس قافلے اور قبیلے میں شامل تھے جن کا اوڑھنا بچھونا درس و تدریس، مقصد حیات طریقت و شریعت کی پاسداری اور مطمع نظر ملک و ملت اور دین کی خدمت تھا۔ یقیناً ایسی ہی ہستیاں سفینہ رشد و ہدایت کی نگہبان ہوتی ہیں۔ آپ نے ہمیشہ دین اسلام کی حقانیت اور صداقت کا پرچار کیا اور آپ کے سینے میں علوم و معارف کا جو سمندر موجزن تھا اس سے تشنگان علم و ادب نے پیاس بجھائی۔ آپ کے کلام کی شیرینی، فکر کی پختگی، بیان حق میں دلائل کی ندرت، شائستگی اور حسن سلوک کا آج بھی زمانہ معترف ہے۔ امام احمد رضا خاں نے تفسیر، ترجمہ، حدیث، فقہ، فلسفہ، ریاضی، عقیدہ اور ایسے بے شمار علوم سمیت اپنی متعدد علمی، ادبی اور دینی تصانیف کے ذریعے ملت اسلامیہ کی جو خدمت کی ہے ان سے آج بھی پوری دنیا مستفید ہو رہی ہے۔

ہمارے اسلاف اور بزرگان دین نے اپنے کردار و عمل کے ذریعے دین کی تعلیمات کی تبلیغ کی اور لوگوں کو محبت، بھائی چارے، یکجہتی اور باہمی اخوت کا درس دیا اور انہی بزرگوں کی سچی تعلیمات کے نتیجہ میں لوگ جوق در جوق راہ حق کی طرف راغب ہوئے۔ آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے علمائے کرام و مشائخ عظام عقیدے اور فرقے کے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے مثبت کردار و عمل سے محبتوں کے چراغ جلائیں تاکہ لوگوں کے اندر شعور و آگہی اور یکجہتی کو پروان چڑھایا جاسکے۔

''ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستا'' فاضل بریلوی کے علمی فیضان کو عام کرنے، ان کی دینی فکر کو فروغ دینے اور ان کی اسلامی خدمات کو اجاگر کرنے کے لئے مصروف عمل ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک اس ادارے سے منسلک تمام افراد کو خدمت دین اور خدمت خلق کی مزید ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد صفدر

(گورنر پنجاب)

Qamar-uz-Zaman Shah
President
Sindh Chamber of Agriculture Hyderabad,
President
Federation Chamber of Agriculture Pakistan

پیغام

محترم سید وجاہت رسول قادری صاحب

صدر، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

۲۵ر جاپان مینشن، ریگل چوک، صدر کراچی۔

السّلام علیکم ورحمۃُ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ جان کو مسرت ہوئی کہ "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل" حسبِ روایت امسال بھی "امام احمد رضا کانفرنس" کا اہتمام کر رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہمہ جہت شخصیت ظلمت کدہ دہر میں ایک منارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک ایسا منارۂ نور جو ہر طرف اپنی کرنیں بکھیر رہا ہو اور شرق وغرب میں رہ روِ حیات کے ہر مسافر کو یکساں فیضیاب کر رہا ہو۔

امام احمد رضا دراصل اسم بامسمہ تھے وہ ہر علم وفن کے امام تھے۔ وہ صاحبِ بصیرت تھے، ماضی ان کے پیشِ نظر تھا اور اپنے زمانے سے آگے مستقبل میں دیکھتے تھے۔ وہ حقیقت میں ہر شعبۂ زندگی میں مسلمانوں کے رہنما تھے۔ شریعت وطریقت سے لیکر سیاست ومعیشت اور اصلاح معاشرہ تک زندگی کا کوئی رُخ ایسا نہیں ہے جس میں انہوں نے مسلمانوں کی رہبری ورہنمائی کا فریضہ انجام نہ دیا ہو۔ یہ بات میں بلا خوف وتردد کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں امام صاحب کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو آج برِ صغیر پاک وہند میں مسلمانوں کی علیحدہ مملکت پاکستان کا حصول مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوتا۔ وہ اس خطۂ ارض میں جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امین اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وفاشعاری کے نشان مجسم ہیں۔

وہ جہاں بلند پایہ فقیہہ، محدث، ریاضی داں، مصنف اور ماہرِ ہیئت وفلکیات ہیں وہیں اردو، فارسی، عربی اور ہندی کے قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ بلاشبہ اُن کے نعتیہ اشعار سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق کا وجدان اور آپ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ ان کی نعتوں کا سامع وجد میں آکر یہ شعر گنگنانے لگتا ہے ؎

جان ودل، ہوش وخرد، سب تو مدینے پہنچے   تم نہیں چلتے رضاؔ، سارا تو سامان گیا۔

بحیثیت ایک مسلم قوم ہمارا اوّلین فریضہ ہے کہ تمام تعصبات سے بالاتر ہوکر اس عظیم مفکرِ اسلام کے افکار کی روشنی میں اپنی علمی روحانی اور قومی حیات کی تعمیر کریں اور اعلیٰ حضرت کی ایک ہزار سے زائد تصانیف پر محیط اسلامی اور علمی ورثہ کی آنے والی نسلوں تک ترسیل کا انتظام کریں۔

F/14, Block 4 Kehkashan, Clifton, Karachi. Phones: 5868850 - 5874751 Fax: (92-21) 5874744 Mobile: 0321-339415
233/C Unit No. 2, Latifabad, Hyderabad. Phones: 861884 - 860892.

Qamar-uz-Zaman Shah
President
Sindh Chamber of Agriculture Hyderabad,
President
Federation Chamber of Agriculture Pakistan

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، پاکستان کے اراکین قابلِ مبارک باد ہیں کہ وہ اس سلسلے میں ایک مثالی کردار ادا کر رہے ہیں اور ملتِ اسلامیہ کے اس عظیم محسن کے افکار اور عالمِ اسلام کیلئے ان کی عظیم خدمات کے بین الاقوامی سطح پر ابلاغ کا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقاصدِ حسنہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین)

F/14, Block 4 Kahkashan, Clifton, Karachi. Phones: 5868850 - 5874751 Fax: (92-21) 5874744 Mobile: 0321-339415

233/C Unit No. 2, Latifabad, Hyderabad. Phones: 861884 - 860892

☎ : 455624, 474627
Fax : 474627(Code 0091-581)
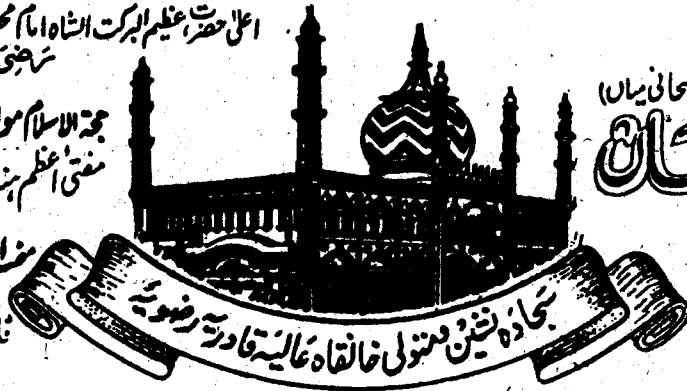
Nabeera-e-Aala-Hazrat Shahzada-e-Rehan e-Millat
Maulana Subhan Raza Khan 'Subhani Mian'
Sajjada Nasheen Khanqah-e-Alia Razvia Nooria Rehania
(Raza Nagar,) 84, Saudagran. St. Bareilly-243003 (U. P.) India

آپکے ۲۰؍جولائی ۲۰۰۱ء کے انٹرنیٹ لیٹر سے یہ جان کر قلبی مسرت ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۱؍اگست ۲۰۰۱ء میں مرکز اہل سنت جامعہ، رضویہ منظر سالام بریلی شریف کا جشن صد سالہ وسیع پیانے پر منعقد کر رہا ہے اور اس زرّیں موقع پر ایک سوینئر بھی شائع کیا جائے گا۔ یہ حضور اعلیٰ حضرت رضی الرحمٰن کے عشق رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صدقہ ہے کہ ان کے قائم کردہ جامعہ سے دنیائے اہلسنت کے مشاہیر پیدا ہوئے اور غلبۂ اسلام کا عظیم و تقدیسی کارنامہ انجام دیا اور آج انہیں اکابرین کے تلامذہ عالم اسلام پر چھائے ہوئے ہیں اور ہر سو علم دین مصطفیٰ اور عشق مصطفیٰ کا پرچم بلند ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقیر ادارہ ہذا کے صدر ذی وقار حضرت مولانا سید وجاہت رسول قادری اور سیکریٹری جناب ڈاکٹر مجید اللہ قادری و تمامی اراکین صاحبان کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے کہ آج اس ادارہ کے ذریعہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے افکار و نظریات اور سچے مسلک کی ساری دنیا اور عالمی جامعات میں اشاعت و ترجمانی ہو رہی ہے خدائے لم یزل اس جشن کو کامیابی عطا کرے۔ آمین یارب العالمین بجاہ حبیب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

فقط والسلام

فقیر قادری محمد سبحان رضا سبحانی غفرلہ
۲۷ ربیع الثانی
۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

From. Vice Admiral Masood M Biabani HI (M), S.Bt

Rector

محترم کے۔ ایم زاہد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ بیان کر کے از حد خوشی ہوئی کہ ممتاز عالمِ دین حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی فیضان کو عام کرنے اور اُن کی دینی فکر کو فروغ دینے کے لیے پاکستان میں ہر سال نومبر میں بین الاقوامی تحقیقاتی ادارہ ایک علمی کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔ میں آپ کو اس کارِ خیر کے لیے خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ خداوندِ کریم آپ کو اور دیگر منتظمین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

خیر اندیش

بیابانی

وائس ایڈمرل

مسعود مظہر بیابانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومت پاکستان

اسلامی نظریاتی کونسل

اسلام آباد

فون 920134

احمد رضا خان بریلوی کی مسلمانان برصغیر کے لئے خدمات کا احاطہ تو اس مختصر پیغام میں ممکن نہیں۔ البتہ آپ کی تین نمایت نمایاں علمی خدمات کا بطور خاص ذکر کیا جانا بے حد ضروری ہے۔

اول۔ آپ کا اردو ترجمہ قرآن کریم مسمی کنزالایمان جس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ الفاظ قرآن کریم کے مفہوم سے قریب تر بھی ہے اور نمایت سلیس بھی۔ قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت معجز ہے۔ کوشش کی جانی چاہیے کہ قرآن کریم کا ترجمہ بھی نمایت فصیح و بلیغ زبان میں ہو۔ سید احمد رضا خاں کا اردو ترجمہ قرآن اس لحاظ سے بے حد قابل ستائش ہے۔

دوم۔ آپ کا مجموعہ فتاویٰ، فتاویٰ رضویہ' جو فتاویٰ عالمگیری کے بعد سب سے بڑا مجموعہ فتاویٰ ہے اور اس میں بعض نمایت مشکل فقہی مسائل پر فاضلانہ رائے پیش کی گئی ہے۔

سوم۔ آپ کا نعتیہ کلام جو حدائق بخشش کے نام سے مطبوع شکل میں دستیاب ہے۔ یہ نعتیہ کلام محض رسمی نعت نہیں، حب رسول سے مملوء دل سے نکلے ہوئے اشعار ہیں جو دلوں میں حب رسول کا ولولہ پیدا کرتے ہیں۔ ان کے اشعار کو من جانب اللہ اس قدر تلقی بالقبول حاصل ہوئی ہے کہ وہ ہر محفل میلاد کا جزو اور سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہر جلسہ کا لازمی حصہ ہیں۔ مشیت ایزدی کچھ اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ برصغیر میں ذکر محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ذکر احمد رضا بھی زندہ رہے۔ ان کے مشہور اور ہر دلعزیز سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

کی صدائے بازگشت برصغیر کی فضاؤں میں ہمیشہ کے لئے سنائی دیتی رہے گی۔

(ڈاکٹر غلام مرتضیٰ آزاد)

ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ)

امام احمد رضا کانفرنس کی انعقاد پر مبارک باد پیش کرتے ہیں
ضیاء الاسلام پبلیکیشنز
چراغ علم جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
"ضیاء الاسلام پبلیکیشنز"
شائقین علم کو بھٹکنے کی ضرورت نہیں ہے، ضیاء الاسلام پبلی کیشنز میں پاکستان کے تمام پبلشرز کی خصوصاً ادارہ مسعودیہ اور المختار پبلی کیشنز کی مطبوعات رعائتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ عیدگاہ، کراچی (سندھ) اسلامی جمہوریہ پاکستان
Phone : 263 38 19 - 221 39 73 , E.mail : ziaulislam_publications @yahoo.com
ناظم
محمد الیاس مسعودی
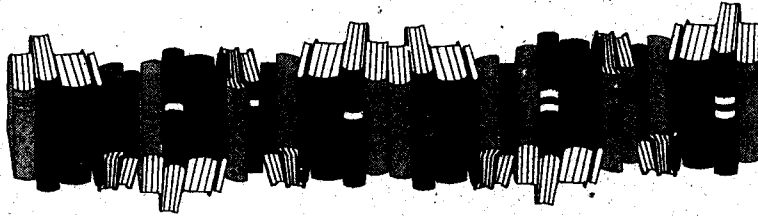
دنیائے اسلام کو

"دارالعلوم منظر اسلام کا صد سالہ جشن مبارک ہو"

علامہ عبدالحکیم شرف قادری

منظر اسلام! تو نے:

❁ غیر مسلم اکثریت والے ہندوستان میں پرچم اسلام بلند کیا

❁ تو نے شدھی اور سنگھٹن تحریکوں کا مقابلہ کر کے لاکھوں مسلمانوں کو ارتداد کے گڑھے سے نکالا۔

❁ تو نے قادیانیت، نیچریت، رافضیت اور وہابیت پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ مخالفین بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔

❁ گستاخیوں کے طوفان کی زد میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کے عشق و محبت کی شمع مسلمانوں کے دلوں میں روشن رکھی۔

زمانے میں ہے احساں آپ کے احمد رضا خاں کا
پڑھایا جس نے ہر دم سنیوں کو یا رسول اللہ

❁ اس وقت عظمت الوہیت اور ناموس رسالت کا پہرا دیا جب بعض کلمہ پڑھنے والے کہہ رہے تھے کہ (معاذ اللہ!) اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور نبی اکرم ﷺ ہم جیسے بشر ہیں۔

❁ تو نے دو قومی نظریئے کا پرچار کیا جس کی بنیاد پر پاکستان معرض وجود میں آیا، یہی وہ نظریہ ہے جس کی حمایت بعد میں قائد اعظم اور علامہ اقبال نے کی۔

❁ ۱۹۴۰ء میں قرار داد پاکستان کے پاس ہوتے ہی پاکستان کے حق میں فتویٰ دیا۔

❁ تیرے ہم مسلک علماء نے پاکستان کی حمایت میں پوری قوت صرف کردی یہاں تک کہ پاکستان معرض وجود میں آ گیا

❁ اور تیرے ہم مسلک علماء و مشائخ نے ۱۹۴۶ء میں ''آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس'' منعقد کی جو تحریک پاکستان کے لئے سنگ میل ثابت ہوئی۔

❁ تو نے بیک وقت ہندو اور انگریزی سیاست کا سحر توڑا۔

❁ کانگریس اور کانگریسی علماء کی یلغار کو ناکام بنایا۔

❁ ملت اسلامیہ کو عظیم ترین فتاویٰ (فتاویٰ رضویہ) عظیم ترجمۂ قرآن پاک (کنزالایمان) اور عشق مصطفےٰ کا نعتیہ دیوان (حدائق بخشش) دیا۔

❁ چودھویں صدی کے مجدد، بریلی کے تاجدار امام اکبر احمد رضا خاں بریلوی کے ہاتھوں زندگی کا آغاز کیا، جن کا پیغام پوری دنیا میں بایں الفاظ گونج رہا ہے۔

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

❁ پاک و ہند میں محافل میلاد کی بہار اور نعرۂ رسالت کی گونج تیرے دم قدم سے ہے۔

❁ تیرے فیض یافتگان میں سے محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی، علامہ عبدالمصطفےٰ ازہری، علامہ وقارالدین (کراچی) علامہ سید جلال الدین شاہ (بھکھی شریف) رحمہم اللہ تعالیٰ نے تیرا فیضان پاکستان کے گوشے گوشے تک ہی نہیں دوسرے ممالک تک پہنچایا۔ منظر اسلام!

❁ تجھے دنیا بھر کے اہل محبت خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

❁ تیرے احسانات کے پیش نظر اسلامیان پاکستان تجھے ہدیۂ سپاس پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆

امام احمد رضا کی سائنس سے شناسائی

ڈاکٹر عبدالقدیر خان
(ایڈوائزر، چیف ایگزیکٹو آف پاکستان)

یہ امر باعث مسرت ہے کہ "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل"، حسب سابق امسال بھی برصغیر پاک و ہند کے بلند پایہ دینی رہنما اور مفکر اسلام جناب امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال پر کانفرنس کا اہتمام کررہا ہے جس میں عالم اسلام کے اسکالرز، علماء اور مفکرین ان کی زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالیں گے۔

آج سے سو سال قبل جب انگریز، ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے تشخص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا۔ استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھی۔ اس پر آشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیامت سے نوازا کہ جس کی تصانیف و تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب برپا کردیا۔ امام صاحب کی شخصیت جذبۂ عشق رسول ﷺ سے لبریز تھی آپ کی ساری زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ کی ذات نبی کریم ﷺ سے وفاشعاری کا نشان مجسم تھی۔ آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو سائنس سے شناسائی بھی ہے، سورج کو حرکت پذیر اور محو گردش ثابت کرنے کے ضمن میں آپ کے دلائل بڑے اہمیت کے حامل ہیں۔ آج جبکہ ہمارا معاشرہ فروعی، لسانی اور نام نہاد جدید فرقوں کے گروہوں میں منقسم نظر آتا ہے جبکہ دوسری طرف ہمارا دشمن ہمیں تباہ و برباد کرنے کی گھات میں بیٹھا ہے تو میں سمجھتا ہوں امام صاحب کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو کر ہم آج بھی اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ کا ادارہ، امام احمد رضا بریلوی کی تعلیمات کو عام کرتے وقت ملی یکجہتی اور مذہبی رواداری کے جذبے کو بھی فروغ دے گا تا کہ ملک عزیز میں قومی اتحاد اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہو۔

میں امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ کے اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

''کنزالایمان''
کی
عالمگیر اہمیت

سید وجاہت رسول قادری

ازطفیل سرور ہر دوجہاں ﷺ ''کنزایمان'' درجہاں مشہور شد
(سید خضر نوشاہی)

یہ خبر مسلمانانِ عالم خاص طور سے مسلمانان برصغیر پاک وھند و بنگلہ دیش کیلئے باعث طمانیت اور سرور قلب ہے کہ جامعۃ الازھر الشریف کے شیخ، شیخ اکبر علامہ دکتور محمد سید طنطاوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں ''مجمع البحوث الاسلامیہ'' (مرکزِ تحقیقات اسلامی) قاھرہ نے امام احمد رضا خاں قادری قدس اللہ سرہ العزیز کے ترجمۂ قرآن کریم (اردو) معنون بہ ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' کو کئی ماہ کی بحث وتمحیث اور تنقیدی وتحقیقی جائزے کے بعد اسلامی تعلیمات کے مطابق اور ایک قابل اعتماد ترجمہ قرار دیا ہے اور اردو داں عامۃ المسلمین کے استفادہ کیلئے اس کی نشرو اشاعت کو فروغ دینے کی ترغیب دی ہے۔

اس سلسلے میں شیخ الازھر کی سرپرستی میں ''مجمع البحوث الاسلامیہ'' قاھرہ نے ایک سرٹیفیکٹ کا بھی اجراء کیا ہے۔ یہ سند (سرٹیفیکٹ) ھندوستان میں اہل سنت و جماعت کے عظیم ترین ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، اعظم گڑھ کے استاد علامہ شمس الھدیٰ مصباحی صاحب کی کوششوں سے جاری کی گئی۔ اس سلسلے میں ''ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان (کراچی)'' کی سعی وکاوش کو بھی بڑا دخل ہے جو گذشتہ چار سال سے جامعہ ازھر شریف کے مختلف شعبہائے فنون کو امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصانیف وتالیفات اور ان کی حیات اور علمی ادبی اور دینی کارناموں پر مبنی لٹریچر فراھم کررہا ہے۔ گذشتہ سال اس کے دو رکنی وفد نے (جس میں راقم اور حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ شامل تھے) قاھرہ کا دورہ بھی کیا تھا اور

جامعہ ازھر کے نامور اساتذہ کرام، علماء مصر اور شیخ الازھر الشریف حضرت علامہ دکتور محمد سید طنطاوی مدظلہ العالی سے استاذ السید حازم محمد احمد المحفوظ زید مجدہ کی رہنمائی میں ملاقاتیں بھی کی تھیں اور ''کنزالایمان'' سمیت ۳۵۰ کتب کا تحفہ بھی دیا تھا جس میں ادارہ کے جنرل سکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب زید مجدہ کی ''کنزالایمان'' پر تھیسس بھی شامل تھی۔ ''کنزالایمان'' سے متعلق مندرجہ بالاخبر "**جمیعة الدعوة الاسلامیة العالمیه**" لیبیا کے زیر اہتمام طرابلس سے عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں شائع ہونے والے ہفت روزہ ''الدعوۃ'' مورخہ ۲۶/ربیع الاول الشریف ۱۴۳۰ من میلاد النبی ﷺ (۱۴۲۱ھ) کے شمارے میں شائع ہوئی ہے۔

واضح ہو کہ امام احمد رضا القادری علیہ الرحمۃ نے یہ ترجمہ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں مکمل کیا تھا جو آپ کی حیات میں ہی پہلی بار مراد آباد سے شائع ہوا دوبارہ یہ ترجمہ حضرت صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ خلیفۂ امام احمد رضا قدس سرہ کے حاشیہ کے ساتھ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد مراد آباد ہی سے شائع ہوا۔ ابتک اس پر متعدد حاشیے اور تفسیریں لکھی جاچکی ہیں۔ ایک محتاط سروے کے مطابق برصغیر پاک وھند میں اردو تراجم قرآن میں سب سے زیادہ طلب اسی ترجمۂ ''کنزالایمان'' کی ہے۔ ''کنزالایمان'' کی خصوصیات پر تبصرہ کرتے ہوئے برصغیر کے معروف مصنف اور محقق علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اردو کے مترجمین قرآن میں امام احمد رضا محدث بریلوی اپنے تبحر علمی کی وجہ سے بے نظیر و بے مثال معلوم ہوتے ہیں جس نے ان کا مطالعہ کیا ہے اور مختلف علوم وفنون اور مختلف زبانوں میں ان کی مطبوعات ومخطوطات اور شرح وحواشی دیکھے ہیں وہ اس امر کی تصدیق کرسکتا ہے''

مزید فرماتے ہیں کہ:

''وہ ایک باخبر ہوشمند اور باادب مترجم تھے، ترجمہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام احمد رضا نے آنکھیں بند کر کے ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ جب کسی آیت کا ترجمہ کرتے تھے تو پورا قرآن، مضامینِ قرآن اور متعلقاتِ قرآن ان کے سامنے ہوتے تھے''

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ امام احمد رضا نے یہ ترجمہ کتب تفسیر وحدیث یا ماقبل کے اردو اور فارسی تراجم کو سامنے رکھے بغیر فی البدیہہ کیا۔ اس کی صورت یہ تھی کہ آپ بغیر کسی کتاب کی مدد کے آیات کریمہ کا ترجمہ فی البدیہہ ارشاد فرماتے جاتے اور آپ کے خلیفۂ ارشد صدرالشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی صاحب علیہ الرحمۃ اس کو قلمبند کرلیتے۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ایک اور جگہ ''کنزالایمان'' کی اس خصوصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

''امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں، یہ مولیٰ تعالیٰ کا کرم

ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس کے سامنے علم و دانش کی وسعتیں سمٹ کر ایک نقطہ پر آجائیں۔ فی البدیہہ ترجمۂ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہوجانا عجائبات عالم میں سے ایک عجوبہ ہے، اس سے مترجم کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے''۔

بلاشبہ امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب لبیب، رسول رؤف ورحیم کا خاص کرم تھا، انہی خصوصیات کی بناء پر امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کو دنیائے علم وآگہی میں ایک گونہ پذیرائی اور روز افزوں مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ واحد ترجمۂ قرآن ہے جس کی خصوصیات، فنی، علمی اور ادبی خوبیوں پر اس کی اشاعت سے لیکر آج تک سینکڑوں مقالات اور ہزاروں تبصرے لکھے جاچکے ہیں اور لکھے جارہے ہیں۔ یہ امتیاز کسی اور ترجمہ کو حاصل نہیں۔ متعدد اسکالرز ملکی اور عالمی جامعات میں ''کنزالایمان'' کو ام-فل اور پی-ایچ-ڈی کی تھیسس کا موضوع بنارہے ہیں۔ ''ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا'' کے جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری زید مجدہ نے ''کنزالایمان'' کے حوالے سے ۱۹۹۳ء میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی جو کتابی صورت میں ادارہ ھذا کی جانب سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہوچکی ہے۔ برصغیر پاک وہند اور بنگلہ دیش کے بے شمار علماء نے ''کنزالایمان'' کی جامعیت، ادبیت، معنویت، مقصدیت، زبان و بیان کی چاشنی، اور سلاست وروانی کی خوبیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس کو تمام سابقہ معروف تفاسیر کا نچوڑ قرار دیا ہے۔

حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ، استاذ شعبہ عربی، جامعہ ملیہ دھلی اور شاھی امام و خطیب مسجد فتح پوری دہلی، ''کنزالایمان'' کی خصوصیات پر درج ذیل الفاظ میں تبصرہ فرماتے ہیں:

''یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فاضل بریلوی علمی اور ادبی صلاحیتوں میں معاصرین اور متاخرین میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ ان کے پایہ کا عالم نہ ان کے دور میں تھا اور نہ آج ہے۔ قرآن کریم کا محتاط اور جامعہ ترجمہ وہی عالم کرسکتا ہے، جس کو عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں مہارت ہو، جو محاورات اور ادبی فصاحت و بلاغت سے خوب واقف ہو، جو سیرت پاک مصطفیٰ ﷺ سے باخبر ہو، جس کو علوم قرآنیہ کے ساتھ ساتھ فن حدیث پر بھی مکمل دسترس ہو، جو آیات کریمہ کے شان نزول اور اس وقت کے کوائف وحالات سے باخبر ہو، جس کے پاس عشق مصطفیٰ ﷺ کا خزانہ ہو، جو مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ بین الخوف والرجاء لکھنے کا عادی ہو۔ جب ہم فاضل بریلوی کی حیات اور علمی مقام ومرتبہ کا جائزہ لیتے ہیں تو صرف وہ ہی مجمع الکمالات کے پیکر میں سامنے آتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ''کنزالایمان'' دنیا

بھر میں مقبول ہے، نہ صرف عوام وخواص بلکہ ہر طبقہ فکر کے علماء اس سے استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں"۔

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری حفظہ اللہ تعالیٰ، شیخ الحدیث والتفسیر، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور "کنزالایمان" پر اپنے ایک مختصر مگر جامع تبصرے میں یوں رقم طراز ہیں:

"قرآن کو سمجھنے کے لئے صرف عربی زبان، صرف ونحو، علم معانی، بیان، بدیع وغیرہ علوم میں مہارت کافی نہیں، تفسیر و حدیث، عقائد و کلام اور تاریخ وسیرت کا وسیع مطالعہ ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور صاحب قرآن ﷺ سے صحیح ایمانی اور روحانی تعلق بھی ضروری ہے۔ اردو ترجمہ نگاروں میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز ممتاز ترین مقام پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پچاس سے زیادہ علوم میں حیرت انگیز مہارت عطا فرمائی تھی۔ وہ عارف باللہ بھی تھے اور صبغۃ اللہ سے مزین بھی، ساتھ ہی آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم ﷺ کی محبت میں فدا تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے توسط سے ان کے دل پر فیوض الٰہیہ کی بارش ہوتی تھی۔ اسی لئے انہوں نے قرآن پاک کا بے مثال اردو ترجمہ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" کے نام سے کیا۔ مخالفین کی سازشوں کی بناء پر بعض ممالک میں اس ترجمہ پر پابندی عائد کی گئی، لیکن (بحمداللہ) اس کی خداداد مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس کی مانگ سب تراجم سے زیادہ ہے انگریزی، فرنچ، ڈچ، ترکی، بنگالی، سندھی اور پشتو وغیرہ زبانوں میں اس کے ترجمے کئے جا چکے ہیں"۔

حضرت علامہ نے جس پابندی کا ذکر کیا ہے اس کا قصہ کچھ یوں ہے:

امام احمد رضا کا یہ ترجمۂ قرآن ۱۹۱۱ء میں مکمل ہوا، ان کی حیات میں اس کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا اگر تاریخ اشاعت (جو متحقق نہیں ہے) ۱۹۱۸ء بھی متصور کی جائے تو اس وقت سے لیکر ۱۹۸۲ء تک یعنی ۶۴ برسوں میں لاکھوں کی تعداد میں اس کے متعدد ایڈیشن ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان کے مختلف شہروں سے شائع ہوتے رہے ہیں مسلکی اور نظریاتی طور پر ان سے اختلاف کرنے والے خودان کے ہم عصر اور بعد کے جید علماء نے اس کو پڑھا اور دیکھا، لیکن کسی کو "کنزالایمان" یا اس کے حاشیہ خزائن العرفان میں کوئی لغزش، خامی، یا خلاف شرع امر نظر نہیں آیا ورنہ مخالفین علماء ضرور بالضرور اس کی گرفت اور تشہیر کرتے۔

۱۹۸۲ء میں پاک و ہند کے بعض متعصب و متشدد دیوبندی، تبلیغی، وہابی علماء اور جماعت اسلامی کے اراکین

نے ''کنز الایمان'' کی مقبولیت اور امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت کی روز افزوں شہرت سے خوزدہ ہو کر ''رابطۂ عالم اسلامی'' (جس کا ھیڈ کوارٹر جدہ میں ہے) کے پلیٹ فارم کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہوئے امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' اور اس کے حاشیہ ''خزائن العرفان'' پر پابندی لگوائی اور پھر ''رابطہ عالم اسلامی'' کی اپیل اور سفارش پر سعودی عرب اور خلیج کی ریاستوں نے اپنے اپنے ملک میں اس کے داخلہ اور اشاعت پر پابندی لگائی۔ اس کی خبر اخبار ''خلیج ٹائمز'' مورخہ ۵/مارچ ۱۹۸۲ء ص ۲ (متحدہ عرب امارات) میں شائع کرائی گئی اور یہی خبر ''رابطہ عالم اسلامی'' کے اخبار مورخہ ۲/مئی ۱۹۸۲ء (جدہ) میں بھی شائع ہوئی۔ ان دونوں اخبارات کا موقف یہ تھا، ترجمہ قرآن اور اس کا حاشیہ دونوں ناقابل اشاعت ہیں اس لئے کہ اس میں قابل اعتراض مواد پایا جاتا ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ان اخبارات نے قطعاً ان غلطیوں کی نشاندھی نہیں کی، دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی تصنیف پر پابندی لگائی جاتی ہے تو سب سے پہلے اس کے ناشر، مصنف، یا اس کے ورثاء یا متعلقہ ادارہ یا فرد یا ذمہ دار گروہ کو اس کے وجوہ سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اس کو صفائی کا موقع دیا جاتا ہے، لیکن ''کنز الایمان'' کے سلسلہ میں بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ اس اصول کی خلاف ورزی کی گئی اور آج تک رابطۂ عالم اسلامی یا مذکرہ حکومتوں پر اس کی وجوہ کی نشاندھی قرض ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کسی فرد یا ادارے پر کوئی فرد جرم عائد کی جائے لیکن نہ تو اس کو اس کا جرم بتایا جائے اور نہ ہی اس کو صفائی کا کوئی موقع دیا جائے۔ اس خبر کی اشاعت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے معاندین نے اس پر پابندی کی حمایت اور ''کنز الایمان'' کی مخالفت میں اخبارات و جرائد میں مضامین لکھنے شروع کر دئے بعض نے کتابی صورت میں بھی شائع کئے اور یہ سلسلہ معاً اس پابندی کے بعد اس سرعت و تواتر سے شروع ہوا کہ گویا درون خانہ ان کو پہلے سے اطلاع تھی اور وہ اس کیلئے تیار بیٹھے تھے۔ جب اس پابندی کی مخالفت اور ترجمہ ''کنز الایمان'' کی حمایت میں برصغیر پاک و ھند کے طول و عرض میں رابطہ عالم اسلام سے احتجاجی مراسلت اور اخبارات و جرائد میں مضامین کی اشاعت، پمفلٹ و ھینڈ بل کی تقسیم اور احتجاجی جلسۂ و جلوس کا سلسلہ شروع ہوا تو ''رابطہ عالم اسلامی'' کے کار پردازوں نے یہ کہہ کر گردن چھڑانے کی کوشش کی کہ اس پر پابندی عرب کی آزاد حکومتوں کا اپنا اختیاری معاملہ ہے ہم اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ بعد میں جید علماء نے حرمین شریفین کی خدمت کے دعویدار بادشاہ اور امارات کی ریاستوں کو خطوط لکھے لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا۔ قارئین کرام اس گفتگو سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہ سارا اہتمام محض ''ولغض معاویہ'' یعنی امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی قد آور شخصیت ان کے شاندار علمی و دینی کارناموں پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا گیا لیکن اب جامعہ ازھر کے علوم اسلامیہ کے تحقیقی ادارے نے ان کی پول کھول دی۔

''شیخ الازھر'' کا منصب عالم اسلام کا ایک اہم ترین منصب ہے اور جامعہ ازھر، قاھرہ، اسلام کی گذشتہ

ایک ہزار رسالہ تاریخ میں سب سے بڑی اور مستند یونیورسٹی سمجھی اور تسلیم کی جاتی ہے۔ اب جبکہ عالم اسلام کی اس سب سے بڑی یونیورسٹی کے سربراہ، شیخ الازھر، محمد سید طنطاوی مدظلہ العالی اور ان کے زیرنگرانی چلنے والے تحقیقی ادارے، ''مجمع البحوث الاسلامیہ'' (مرکز تحقیقات اسلامی) کے محقق علماء نے ''کنز الایمان'' کے مستند اور معتبر ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی تو ہم ''رابطہ عالمی اسلامی'' کے ارباب بست و کشاد اور ان کی وساطت سے سعودی عرب اور خلیج کی امارات کی حکومتوں سے مؤدبانہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہوشمندی اور علمی دیانت کا ثبوت دیتے ہوئے نیز عالم اسلام کے مسلمانوں کے فکری اتحاد کی خاطر ''کنز الایمان'' سے پابندی ختم کرنے کا بیانگ دہل اعلان شائع کریں، اور ''کنز الایمان'' کے علمی اور شرعی حیثیت پر، شیخ الازھر الشریف حضرت علامہ دکتور محمد سید طنطاوی حفظہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جاری کردہ سرٹیفکٹ کا عکس اور اس کی متعلقہ خبر فوری طور سے شائع کر کے مسلمانوں کے عالمگیر اتحاد و یگانگت کے فروغ کو یقینی بنائیں جس کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔ اس لئے کے جامعہ ازھر کی تحقیق سے ثابت ہوگیا کہ ''کنز الایمان''، احادیث مبارکہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسلاف کرام کی تفاسیر کا نچوڑ ہے اور یہ کہ اس میں کوئی خلاف شرع، یا خلاف اسلام مواد نہیں ہے۔ یہاں ہم امام احمد رضا سے علمی اور مسلکی اختلاف رکھنے والے علماء اور اسکالرز سے بھی درخواست گزار ہیں کہ آپ علم و تحقیق کے میدان میں ذاتی بغض و عناد، گروہی حسد اور مسلکی تعصب کی عینک اتار کر ''نگاہ عشق و مستی'' کی ٹھنڈی روشنی میں ''کنز الایمان'' کا مطالعہ کریں اِن شاء اللہ آپ کو یہاں ''ایمان'' کا بیش بہا ''خزانہ'' اور ''عشق مصطفیٰ'' ﷺ کی'' دولت بیدار'' ملے گی۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کو ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر علم کی کسوٹی پر پرکھیں اِن شاء اللہ ان کو کھرا پائیں گے اور فکری اتحاد و یگانگت کی راہ پیدا ہوگی، جس کی آج ہمیں شدید ضرورت ہے۔ ''دانش نورانی'' کی روشنی میں ان کی شخصیت و تصانیف کا مطالعہ کریں اِنشاء اللہ اندھیروں سے اجالوں میں آجائیں گے اس لئے کہ نور بصیرت سے مزین مطالعہ اندھیروں سے اجالے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

زمشتاقاں اگر تاب سخن بردی نمی دانی
محبت می کند گویا نگاہ بے زبانے را

پاکی ہے اس رب ذوالجلال خالق کائنات کو جس نے ہمیں قرآن کریم کی دولت عظیم سے نوازا اور لاکھوں درود سلام ہوں آقائے نامدار سرور کائنات ﷺ پر جن کے قلب اطہر پر قرآن مجید فرقان حمید کی آیات کریمہ کا نزول ہوا اور جن کی وساطت سے یہ نور ھدایت ہم تک پہنچا۔ کہ ہم جہل کی ظلمت سے نکل کر علم و ہدایت کے اجالے کی طرف آئے اور صبح و مسا امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے مزار اقدس پر رحمت و رضوان کی بارش ہو کہ جن کی تعلیم اور ترجمہ قرآن نے ہمیں قرآن حمید کی روح یعنی عشق مصطفیٰ ﷺ سے روشناس کرایا (آمین) بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

امام احمد رضا اور
جامعہ کراچی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

الحمد للہ بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، پاکستان کی کوششوں سے آج عالمی جامعات میں نہ صرف امام احمد رضا پر تحقیقی مقالات لکھے جارہے ہیں بلکہ نصاب میں امام احمد رضا کی تصانیف اور ان کی خدمات کو فخر سے سے شامل کیا جارہا ہے۔حال ہی میں جامعہ کراچی کی فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز میں نئے شعبوں کا اضافہ ہوا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)----شعبہ قرآن وسنۃ

(۲)----شعبہ اصول الدین

دونوں شعبہ جات میں ایم-اے کی سند دی جائے گی ان دونوں شعبوں کے نصاب کی تیاری جاری ہے۔شعبہ قرآن وسنۃ کا نصاب مکمل ہوگیا ہے جبکہ اصول الدین کا نصاب تکمیل کے مراحل سے گزر رہا ہے۔اس پیش کردہ قرآن وسنۃ کے شعبہ کے نصاب میں ۲۰ر پرچے ہیں اور ان ۲۰ر پرچوں میں سے اکثر پرچوں میں امام احمد رضا کی شخصیت، ان کے کارناموں اور ان کی کتب کو شامل کیا گیا ہے جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

.........ایم اے سال اول پرچہ سوم کورس نمبر 531 ''قرآن وسنت اور نظام سیاست''، اس پرچے میں امام احمد رضا کو مسلم سیاسی مفکر کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔

.........ایم اے سال اول پرچہ کورس نمبر 551 ''قرآن و سنۃ اور نظام معیشت''، اس پرچے میں آپ کو مسلم معاشی مفکر کی کے حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔

.........ایم اے سال آخر پرچہ اول کورس نمبر 611 ''قرآن و سنۃ اور علوم جدیدہ''، اس پرچے میں آپ کو نامور مسلم سائنسدان کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ''شعبہ علوم اسلامی'' میں بھی امام احمد رضا کو بحیثیت ''مسلم مفکر'' شامل کرلیا گیا ہے امام احمد رضا کی متعدد کتب نصاب میں شامل کی گئی ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱) العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المعروف بہ ''فتاویٰ رضویہ''

جلد اول برائے کورس نمبر ۶۱۲-۶۱۱ (قرآن وسنۃ وعلوم جدیدہ)

جلد پنجم برائے کورس نمبر ۵۱۲-۵۱۱ (تفسیر و اصول تفسیر)

جلد ہفتم برائے کورس نمبر ۵۵۲-۵۵۱ (قرآن وسنۃ اور نظام معیشت)

جلد دھم برائے کورس نمبر ۶۳۲-۶۳۱ (قرآن وسنۃ اور عمرانی علوم)

(۲) ''المحجۃ المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنۃ'' برائے کورس نمبر ۵۳۲.۵۳۱ (قرآن وسنۃ و ونظام سیاست)

(۳) ''الکلمۃ الملھمہ فی الحکمۃ المحکمۃ'' ۶۱۲-۶۱۱ قرآن وسنۃ (علوم جدیدہ)

(۴) ''تدبیر فلاح ونجات واصلاح'' ۵۵۲-۵۵۱ (نظام معیشت)

(۵) ''فوز مبین در رد حرکت زمین'' ۶۱۲،۶۱۱ (علوم جدیدہ)

(۶) ''معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین'' ۶۱۲،۶۱۱ (علوم جدیدہ)

(۷) ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' ۵۱۲-۵۱۱ (تفسیر اصول تفسیر)

(۸) ''کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم'' ۵۵۲-۵۵۱ (نظام معیشت)

(۹) ''البیان شافیہ لفونوغرافیا'' ۶۱۲-۶۱۱ (علوم جدیدہ)

(۱۰) ''الھادف الکاف فی حکم الضعاف'' ۵۲۲-۵۲۱ (مطالعہ حدیث واصول حدیث)

(۱۱) ''الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی'' ۵۲۲-۵۲۱ (مطالعہ حدیث واصول حدیث)

(۱۲) ''منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین'' ۵۲۲-۵۲۱ (مطالعہ حدیث واصول حدیث)

(۱۳) ''ختم النبوۃ'' ۵۱۲-۵۵۱ (تفسیر واصول تفسیر)

(۱۴) ''المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر'' ۶۳۲-۶۳۱ (عمرانی علوم)

(۱۵) ''دوام العیش فی الائمۃ من القریش'' ۵۳۲-۵۳۱ (نظام سیاست)

(۱۶) ''اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام'' ۵۳۲-۵۳۱ (نظام سیاست)

اس کے علاوہ جامعہ کراچی میں B.A, B.com, B.S.C کے ایک لازمی پرچہ ''مطالعہ پاکستان'' کی ٹیکسٹ بک میں امام احمد رضا کو تیسرے باب ''بزرگان دین اور ان کے کارنامے'' میں ''امام احمد رضا خان فاضل بریلوی'' کے نام سے شامل کیا گیا جبکہ اسی نصاب کے پانچویں باب ''مسلم معاشرہ کی تجدید واصلاحی تحریکات'' میں ''مدرسہ منظر اسلام بریلی'' کو شامل کیا گیا ہے۔ اسی نصاب میں امام احمد رضا کی شخصیت کے تعارف کے لئے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی تصنیف ''حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی'' کو ٹیکسٹ بک کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔

پروفیسر-جی-اے-حق-محمد
(ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد)

امام احمد رضا اور عقیدۂ ختم نبوت

حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رد قادیانیت میں تین رسالے اور اثبات ختم نبوت کیلئے ایک رسالہ قلم بند فرمایا جو فتاویٰ رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور کی جلد نمبر ۱۵ رمیں شامل ہیں۔

۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۲۰ھ میں امرتسر سے مولانا محمد عبدالغنی صاحب آپ کو خط لکھا کہ ایک شخص مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہوگیا آیا وہ شخص مرتد ہو چکا ہے اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی یا نہ؟

اس کے جواب میں حضرت والا نے تحریر فرمایا کہ مرزا قادیانی کی کتابوں میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بہ وجوہ کثیرہ کفر و ارتداد مبین ہے پھر آپ نے اس رسالے میں جس کا نام ہے ''جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب'' مرزا قادیانی کی کتابوں سے دس کفریہ عبارات نقل کر کے مرزا کا مرتد کافر ہونا ثابت کیا۔ ایک یہ کہ مرزا نے اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں خود کو احمد قرار دیا پھر اس نے واضع طور پر خود کو نبی کہا۔ دافع البلاء نامی کتاب میں اپنے آپ کو خدا کا رسول کہا۔ براھین رحمہ میں خود کو نبی کہا پھر کتاب دافع البلاء میں خود حضرت مسیح علیہ السلام سے برتر بتلایا اشتہار معیار الاخبار میں خود کو بعض نبیوں سے افضل کہا۔ کتاب ازالۂ دوہام میں انبیاء کرام کے معجزات کو مسمریزم لکھا اور ان کو مکروہ قرار دیا۔ ازالۂ اوہام میں انبیاء کرام کو جھوٹ اور ان کی پیش گوئیوں کو غلط بتلایا۔

ان سب کفریات پر بات کرتے ہوئے حضرت فاضل بریلوی نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہے اس کا منکر، شک کرنے والا بلکہ محض خفیف سا احتمال اور وہم کرنے والا بھی قطعاً کافر ملعون مخلد فی النار ہے اور جو کوئی ایسے شخص کے عقیدۂ ملعونہ سے باخبر ہو کر اس شخص کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔

اگر مرزائی لوگ لفظ نبی اور رسول کی تاویل کریں تو ان کی تاویل مردود ہے کیونکہ لفظ صریح میں تاویل نہیں سنی

جاتی۔ اگر کوئی شخص فارسی میں بھی کہے ''من پیغمبرم'' اور اس سے عالم پیغام لے جانے والا مراد لینا چاہے تو بھی وہ کافر ہے یہاں وہ سرقاضی عیاض، ملا علی قاری، علامہ شہاب خفاجی وغیرھم کے صدرے دے کر ثابت فرمایا ہے کہ نبی اور رسول کا لفظ صریح بول کر تاویل کرنے والا کافر ہے اس کی تاویل قبول نہیں ہے۔ (قھر الدیان علی مرتد بقادیان)

''قادیانی مرتد پر قھر خداوندی'' کے نام سے دوسرا رسالہ ہے۔

اس میں لکھا کہ قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ جل شانہ و اسکے رسول ﷺ اور انبیاء سابقین وائمہ دین کو گالیاں سناتا رہا ہے۔ روہیلکھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۸۵۵ء میں تصور حسین نیچہ بند کے نام سے ایک مضمون بہ عنوان اطلاع ضروری شائع ہوا جس میں علماء اسلام کی سخت توھین کی گئی اور مناظرہ کا چیلنج دیا گیا

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالے میں قادیانی کی کتب کے حوالوں سے اس کی کفریات بیان کی ہیں اور بطور فیصلہ لکھا ہے کہ انبیاء کرام علیہ السلام کو ایسی گالیاں دینے والا اور معجزات کا انکار کرنے والا نبی کیسے ہوسکتا ہے جبکہ وہ تو مسلمان بھی نہیں ہوسکتا اس نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھ دیا کہ قرآن مجید بائیبل کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے اس لئے مرزا نے بئیں کی طرف رجوع کیا اس طرح اس نے خود ہی اپنی بات کھول دی بظاہر اس کا دعویٰ تھا کہ وہ عیسائیوں کے خلاف اسلام کی تبلیغ کر رہا ہے مگر حقیقت میں وہ عیسائیوں کا ایجنٹ تھا اور یہ بات اس نے خود ظاہر کر دی اور اللہ تعالیٰ دجالوں کا پردہ یوں ہی کھولتا ہے۔

آپ نے تیسرا رسالہ شاہ میر خاں قادری از پیلی بھیت کے مکتوب مورخہ ۳ محرم ۱۳۴۰ھ کے جواب میں لکھا جس کا عنوان مندرجہ ذیل تھا۔

الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)

اس رسالے میں فرمایا کہ در اصل مرزا قادریانی ضروریاتِ دین کا منکر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کی بحث خواہ مخواہ چھیڑتا ہے اصل میں نزول عیسیٰ علیہ السلام ایک اجماعی عقیدہ ہے۔ قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی افراد کو ان کی موت کے بعد زندہ فرمادیا مثلاً حضرت عزیر علیہ السلام پھر حضرت ابراھیم علیہ السلام کے ذریعے چار پرندوں کو دوبارہ زندہ فرمایا۔ قرآن مجید نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہزاروں یہودیوں کو مدت دی پھر انہیں زندہ کر دیا جو بوجہ وبا موت کے ڈر سے گھروں سے بھاگ نکلے تھے۔

اب وفات عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ چھیڑنا مفید نہیں بفرض محال مان لیں کے حضرت عیسیٰ کی وفات ہوگئی ہے تو بھی ان کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا اور دجال العین کو قتل فرمانا ہر طرح سے ثابت ہے مرزا اس سے منکر ہو کر مرتد و کافر ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ اصل عیسیٰ علیہ السلام نہیں آئیں گے بلکہ ان کا مثیل آئے گا اور خود مثیل مسیح ہونے کا لائی ہے۔ یہ بات کلیۃً دلائل شرعیہ کے خلاف ہے اور جو مسلمانوں کی اجماعی راہ چھوڑ دے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے یہ قاعدہ قرآن مجید نے بتلایا

ہے۔ (ملاحظہ کریں سورۃ النسا: ۱۱۵)

حضرت مسیح سے شیل مسیح مراد لینا تحریف نصوص ہے جو یہود کی عادت ہے۔ بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنیٰ بدل دیں۔ جب کہا گیا کہ حضرت مسیح کی نشانیاں تو قرآن نے بتلا دیں ان کے معجزات بھی بتلا دیئے مگر مرزا میں تو ان میں سے کچھ بھی نہیں تو فوراً مرزا قادیانی معجزات کا منکر ہوگیا اور کہدیا کہ مسیح علیہ السلام چونکہ نجار (بڑھئی) کا بیٹا تھا اس لئے اس نے اپنے باپ سے کرتب اور ہنر سیکھ لیا تھا وہ کرکے دکھلاتا تھا۔ اس طرح مرزا نے اپنا کفر خود ظاہر کر دیا۔ یہ کہنا کہ یہود و نصاری انبیاء کرام کی قبروں کو پوجتے ہیں لہذا ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں اور ان کی قبر بھی ہے بالکل غلط ہے اس لئے کہ کوئی بھی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر نہیں مانتا جب قبر ہی نہیں مانتا تو اس کی پوجا کیسے کرتا ہوگا۔ یہ دیگر انبیاء کرام کی قبروں کی بات کی گئی ہے کہ یہود و نصارہ نے ان کی قبروں کو مساجد بنالیا ہے ان انبیاء میں حضرت عیسیٰ شامل نہیں کیونکہ دنیا میں تا حال ان کی قبر نہیں ہے نہ ہی عیسائی ان کی کوئی قبر مانتے ہیں۔

حضرت والا نے چوتھا رسالہ ختم نبوت کے اثبات پر رقم فرمایا جس کا نام ''جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ'' یعنی (دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزا)

آپ نے فرمایا کہ بحوالہ طبرانی، حاکم اور بیہقی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں حضرت سیدنا محمد ﷺ کا وسیلہ پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا اور وہ تیری اولاد میں سے سب سے آخری نبی ہیں۔ اس طرح حضرت ابراھیم علیہ السلام کو بتلایا گیا کہ ان کی اولاد خوب پھیلے گی پھر نبی امی ﷺ تشریف لائیں گے جو خاتم الانبیاء ہوں گے۔ اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت اشعیا علیہما السلام کو بھی حضور ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا بتلایا گیا۔

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

> ''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سابقہ کتب سماوی میں لکھا گیا تھا کہ آپ ﷺ سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے ہیں۔ شروع ہی سے انبیاء و صلحا یہی سنتے اور کہتے چلے آئے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہوں گے اور آپ کی امت آخری امت ہوگی۔

بیہقی، طبرانی، ابو نعیم اور خرائطی وغیرہ علماء محققین لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت شریفہ سے قبل بھی عیسائی راھب لوگوں کو بتلاتے تھے کہ اہل عرب میں ایک نبی پیدا ہوں گے جن کا اسم گرامی محمد ﷺ ہوگا اور وہ خاتم النبیین ہوں گے۔ تقریباً تمام ائمہ حدیث نے آنحضرت ﷺ کے اسماء گرامی میں العاقب بھی لکھا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی

(میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں)

اسی طرح احادیث میں آپ کا اسم گرامی الخاتم بھی

بیان کیا گیا ہے یعنی آپ پر نبوت ختم ہوگئی۔ آپ کا اسم گرامی المقفی بھی ہے جس کا معنی ہے سارے نبیوں کے پیچھے آنے والا۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

"کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث"

یعنی میں پیدائش میں سب نبیوں میں پہلا ہوں اور دنیا میں تشریف لانے کے معاملے میں ان سب کا آخری ہوں۔

حدیث کے مطابق آنحضرت ﷺ نے اپنے آپ کو خاتم النبیین فرمایا اور فرمایا میں تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں ام الکتاب خاتم النبیین لکھا گیا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی تک اپنی مٹی میں تھے۔ محدثین کرام نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ مجمع صحابہ میں رونق افروز تھے ایک بادیہ نشین سوسمار (گوہ) لیکر آیا اور کہا کہ اگر یہ گوہ آپ پر ایمان لائے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا حضور مکرم ﷺ نے اس گوہ کو حکم فرمایا بتلا میں کون ہوں اس نے فصیح عربی میں جواب دیا:

انت رسول رب العالمین و خاتم النبیین

(آپ رب العالمین کے رسول اور خاتم النبیین ہیں)

یعنی آپ ﷺ کو ہر مخلوق نے خاتم النبیین مانا

جھوٹے مدعیان نبوت کا آنا بھی زیادہ تعجب خیز نہیں ہے اس لئے کہ یہ دنیا امتحان کیلئے بنائی گئی ہے یہاں سچ جھوٹ بھی ہے سچوں کا ساتھ دینے والے بہ فرمان کونوا مع الصادقین کامیاب قرار پائیں گے اور جھوٹوں کو ماننے والے دہائے جہنم رسید کئے جائیں گے۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تیس دجال کذاب مدعیان نبوت نکلیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ انتہائی قرب کا شرف حاصل ہے فرمایا گیا کہ جس طرح مغفرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مغفرت ہارون علیہ السلام کو قرب حاصل تھا اس طرح پیارے نبی ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ علیہ کو قرب حاصل ہے مگر بار بار واضح کر دیا گیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام تو نبی تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی نہیں ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود بھی ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ میں نبی نہیں ہوں۔ الشاہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ نے سو سے زائد احادیث صحیحہ سے استفادہ کرتے ہوئے ختم نبوت نوشا کو ثابت کیا ہے پھر ذریب بن برتملا کی شہادت پیش کی ہے اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق پہاڑ میں سکونت کر رکھی ہے اسلامی لشکر کے کمانڈر حضرت فضلہ رضی اللہ علیہ کی آواز سن کر اس نے شہادت دی کہ حضرت محمد ﷺ آخر نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ محدثین اور سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت سے قبل عیسائی راہبوں نے شہادت دی کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہوں گے۔

فاضل بریلوی کا امتیاز فکر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
(سابق ایڈیشنل سیکریٹری، وزارت تعلیم، حکومت سندھ)

امام احمد رضا موحد تھے---- ان کے خیال میں توحید یہ نہیں تھی کہ محبوبان خدا سے پیٹھ پھیر کر اللہ کے آگے سر نیاز خم کیا جائے ---- ان کے نزدیک مقام محبوبیت میں محبوبان خدا غیر نہیں---- ابلیس اس نکتہ کو نہ سمجھا اور مارا گیا ---- اگر اللہ کو ایک ماننا اور صرف و صرف اس کے آگے جھکنا توحید کا حقیقی مفہوم ہوتا تو ابلیس نہ مارا جاتا بلکہ اس کو انعام سے نوازا جاتا اور سب سے بڑا موحد تصور کیا جاتا ---- تحقیر و تذلیل آدم پر وہ مردود ٹھہرا اور مقام عظمت سے گرا کر ذلت و خواری کی پستیوں میں دھکیل دیا گیا۔

امام احمد رضا کے خیال میں توحید یہ ہے کہ محبوبان خدا کی محبتوں اور عظمتوں سے دل کو آباد کر کے پھر اللہ کے آگے جھکا جائے کہ ویران دل جھکنے کے قابل ہی نہیں----

امام احمد رضا کے فکر و شعور پر اللہ چھایا ہوا تھا ---- وہ فکر و حیات کے ہر گوشے میں اللہ کی جلوہ گری دیکھنا چاہتے تھے ---- طبعیات ، فلکیات ، سیاسیات ، معاشیات ، غرض علم کی ہر شاخ اسی ایک اصل سے پھوٹ رہی ہے تو پھر اس کا ذکر کیوں نہ ہو؟ ہمارے صفحات اس کے ذکر سے خالی کیوں ہیں؟ ---- ہم نے اس کو کیوں بھلا دیا؟ ۔ جس نے زندگی دی، جس نے علم دیا ---- جس نے بولنا سکھایا ---- جس نے قلم پکڑنا بتایا ---- جس نے قلم چلانا سکھایا ---- جس کے احسان سے انسان کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتا ---- پھر ایسا احسان فراموش کیوں ہو گیا کہ اپنے منعم کو بھول گیا اور یہ سمجھ بیٹھا کہ سب کچھ خود ہی ہو رہا ہے---- نہ طبعیات میں اللہ کا ذکر ہے---- نہ کیمیا میں اللہ کا ذکر---- نہ نباتیات میں اللہ کا ذکر ہے---- نہ حیاتیات میں اللہ کا ذکر---- نہ معاشیات میں اللہ کا ذکر---- امام احمد رضا کا کہنا تھا کہ کوئی علم و فن اس کے ذکر سے خالی نہ ہونا چاہئے---- یہ ایک ایسا انقلابی خیال تھا کہ اگر اس پر عمل کیا جاتا تو دل و دماغ اس طرح ویران نہ ہوتے جس طرح آج ویران ہیں ---- امام احمد رضا کا اصرار تھا کہ ہر کتاب میں اس کا ذکر ہونا چاہیے تاکہ پڑھنے والا شعور بندگی لے کر ابھرے

----جس کو بندگی کا شعور آ گیا، اسے زندگی کا شعور آ گیا ----جو بندگی سے بے خبر ہے وہ خود زندگی سے بے خبر ہے----اور ہاں امام احمد رضا نے ہر علم وفن میں لکھا لیکن کہیں اپنے آقا ومولا کو فراموش نہ کیا۔ جو کچھ کہا، کر دکھایا ور آنے والوں کو سبق دے دیا۔

اللہ کے خیال نے اور اللہ کی یاد نے انہیں ایسا مخلص بنا دیا تھا کہ ان کے اخلاص کو دیکھ دیکھ کر انبیاء علیہم السلام کا اخلاص یاد آتا تھا.---- ان کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ ایسے ایسے فتوے لکھے اور ایسے ایسے رسالے اور کتابیں لکھیں جن کے سامنے دور جدید کے تحقیقی مقالات ہیچ نظر آتے ہیں، مگر ایک پائی نہ لی----تقریر کی مگر ایک پیسہ نہ لیا ----تعویزات دیئے مگر ایک کوڑی نہ لی ---- وہ اخلاص کا پیکر تھے انہوں نے جو کچھ کیا اللہ کے لئے کیا ----جو کچھ کہا اللہ کے لئے کہا----ان کی دوستی بھی اللہ کیلئے تھی ان کی دشمنی بھی اللہ کے لئے----انہوں نے کبھی نماز باجماعت ترک نہ کی ----سفر وحضر میں انہوں نے نماز باجماعت کا اہتمام رکھا---- مرض الموت میں بھی ان کو نماز یاد رہی ----سکرات میں بھی وہ اللہ کو یاد کرتے رہے----اور یاد کرتے کرتے جان عزیز جاں آفریں کے سپرد کی۔

یہی اللہ کی محبت تھی جس نے ان کو اللہ کے محبوب کا شیدائی بنا دیا---- وہ محبت مصطفیٰ اور عشق رسول ﷺ کو مسلمانوں کی ملی زندگی میں بنیادی حیثیت دیتے ہیں----

قومیں عشق ہی سے زندہ رہتی ہیں---- ملت مسلمہ بھی عشق ہی سے زندہ ہوئی ----عشق ہی سے زندہ رہی ----عشق ہی سے زندہ رہے گی ----عشق جتنا محکم ہوگا، زندگی اتنی پائندہ ہوگی ---- امام احمد رضا محبت کی موت کو ملت کی موت سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے محبت کی خاطر ملک گیر تحریک چلائی ---- دلوں کو مرنے نہ دیا ---- زندہ رکھا---- ان کو معلوم تھا عشق ومحبت نے صحابہ کرام کو سرفراز کیا---- وہ عشق مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ساتھ علم مصطفیٰ ﷺ کا بھی پرچار کرتے تھے----ان کا کہنا تھا کہ دنیا جہاں کے علوم قرآن میں ہیں----قرآن سینہ مصطفیٰ ﷺ میں، تو پھر سینہ مصطفیٰ ﷺ میں دنیا جہاں کے علوم کیوں نہیں؟ ----ان کے نزدیک علوم ''ما کان وما یکون'' سے باخبری حضور ﷺ کی نبوت کا سب سے بڑا امتیاز تھا ----ڈاکٹر اقبال بھی امام احمد رضا کی تائید کرتے ہیں اور علوم غیبیہ کو نبوت کا امتیاز خاص قرار دیتے ہیں----

امام احمد رضا کے پیش نظر شریعت مصطفوی تھی ----دوست یا دشمن جس نے بھی شریعت کے خلاف قدم اٹھایا، انہوں نے سخت گرفت کی اور پوری قوت سے اس کی مزاحمت کی---- ان کے سامنے شخصیات نہیں بلکہ شریعت تھی----انہوں نے شریعت کو پیمانہ بنایا----یہی ان کی فکر کا امتیاز خاص ہے----

پروفیسر سید عبدالرحمن بخاری
(دعوۃ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد)

امت مسلمہ عہد زوال کی پستیوں میں اتر رہی ہے ---عالم اسلام کے ہر افق پر نکبت وادبار کے منحوس سائے پھیل رہے ہیں---کلیسا کے وارث صلیبی انتقام کے زہر میں بجھی تلواریں لئے ہر طرف بڑھ رہے ہیں---دنیا کو حریت وانصاف کی منزلوں سے ہمکنار کرنے والے مسلمان خود غلامی کی شب دیجور کی دہلیز پہ قدم رکھ چکے ہیں---

---مکمل طور پر برطانوی سامراج کا تسلط آچکا ہے---اور مسلمانوں کے دینی، علمی اور تہذیبی چراغ کی لو مدھم پڑنے لگی ہے یہ انیسویں صدی کے نصف آخر کا منظر ہے---اور اس منظر کے سارے رنگ افسردگی، اضطراب اور یاس و قنوط میں ڈوبے ہیں---پر وہ دیکھو---بریلی کی چھوٹی سے بستی میں اجالے کی ایک کرن پھوٹی ہے---اور ماں باپ نے اس شعاع نور کو "احمد رضا" کا نام دیا ہے---یہ ۱۸۵۶ء کا سال ہے---اور میں اسے تحریک عشق مصطفیٰ ﷺ کا جنم سال کہتا ہوں۔

لوگ کہتے ہیں---اور سچ کہتے ہیں کہ---یہ بچہ اپنی فطرت میں بہت سی غیر معمولی صلاحیتیں لے کر آیا ہے ---حافظے کی، تدبر کی، فراست کی---مگر میں سمجھتا ہوں کہ خدا نے اس بچے کو جو سب سے بڑی دولت بخشی ہے وہ اس کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ:

"میرا دل چیر کے دیکھو، اس میں نام محمد ﷺ لکھا ہے"

اور باقی جو کچھ خدا نے اس بچے کو دیا ہے ---وقت نے ثابت کیا کہ:

"سب نام محمد ﷺ کی خاطر دیا ہے"

احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا خمیر عشق مصطفیٰ ﷺ میں گندھا ہے---اس کا پیکر اسی سانچے میں ڈھلا ہے ---اس کے وجود کا محور یہی ہے---اس کے فکر کی منزل اور علم کا حاصل یہی ہے---اس کا دین ایمان یہی ہے

---احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے خون میں عشق نبی ﷺ کی حدت ہے---اس کی نبضوں میں ارتعاش اسی سے ہے ---اور جذبوں کا ارتکاز اسی پہ---اس کی پیاس یہی ---سیرابی یہی ہے---ذرد یہی---شفا بھی یہی ہے ---اس کے رتجگے اسی عشق کے باعث---اور ریاضتیں اس اسی خاطر ہیں---اس کے آنسو اسی درد کی رم جھم ہیں ---اور تبسم اسی پیار کی خوشبو---اس کے من کا گداز یہی ہے---اور اس کے قلم کی کاٹ اسی سے---اس کے چہرے کی شادابی یہی ہے---اور سانسوں کی مہکار اسی سے ---احمد رضا کا دل دھڑکے تو یہی نام ابھرتا ہے---پلکیں اٹھیں تو یہی جلوہ ڈھونڈتی ہیں---اور لب ہلیں تو یہی پکار گونجتی ہے۔

دہن میں زباں تمہارے لئے
بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے
اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

یہ پکار---زوال امت کے اندھیروں میں ابدی اجالے کی نوید ہے---دیکھو! اس عہد انحطاط میں ہر آنکھ احیاءِ امت کے خواب دیکھ رہی ہے---ہر ذہن عروج اسلام کے منصوبے بنا رہا ہے---ہر شخص بحالی ملت کے لئے کام کر رہا ہے---کہیں علی گڑھ یونیورسٹی بن رہی ---اور کہیں دارالعلوم دیو بند---کہیں خدمت دین کے ولولے ہیں---اور کہیں تعمیر ملت کے زمزمے---پر اس سارے ہجوم میں ایک آواز سب سے الگ تھلگ سنائی دے رہی ہے---اور اہل ایمان کے سانسوں میں اتر رہی ہے:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروروں جہاں نہیں

بظاہر یہ تنہا ایک شخص کی پکار ہے---مگر ذرا گوش دل سے سنیئے تو---ساری کائنات اس کے ہمنوا ہے ---یہ نغمہ ہندی ہے---پر اس کے لے حجازی ہے ---اس کا آہنگ بشری ہے---پر اس میں روح قرآنی ہے---یہ صدا سوز دل سے اٹھی ہے---اور صحرائے حیات پر چھاگئی ہے---یہ تاریخ کے سب سے نازک لمحے میں ابھری ہے---اور روح عصر کی اجتماعی پکا بن گئی ہے ---دیکھو یہ وقت کا کون سا لمحہ ہے---جب عالم یہ ہے کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک معاصر حکیم مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں، راکھ کا ڈھیر ہے

اور جس عشق کی آگ حکیم مشرق کو بجھی ہوئی محسوس ہو رہی ہے---وہ عشق کون سا ہے---خود اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہی کے الفاظ ہیں۔

عصر ما، مارا زما بیگانہ کرو
از جمال مصطفیٰ ﷺ بیگانہ کرو

جمال مصطفیٰ ﷺ سے اہل ایمان کو بیگانہ کرنے کی سازش کہاں سے پھوٹی --- اور کیسے پروان چڑھی، یہ عالم آشکار ہے --- میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام دشمن قوتیں جب تاریخ کے مختلف ادوار میں دین حق کو مٹانے کے لئے اپنے سب حربے آزما چکیں --- لیکن اسلام مٹنے کی بجائے مزید ابھرتا گیا --- سکڑنے کے بجائے اور پھیلتا گیا --- دبنے کی بجائے سب پر حاوی ہوتا گیا۔ دیکھو مدعیان نبوت ابھرے اور دم توڑ گئے --- مرتدین بھاگے اور مٹ گئے یا لوٹ آئے --- سبائی، فتنے لے کر اٹھے اور خود بھی فتنوں سمیت معدوم ہو گئے --- خارجی بگڑے اور لڑلڑ کر ختم ہو گئے --- یورپ کے صلیبی لشکر ناچتے ہوئے آئے، اور صدیوں تک آتے رہے --- لیکن مجاہدین اسلام کے گھوڑوں کی اڑائی ہوئی گرد میں ڈوب گئے تاتاری صحرائے گوبی سے اٹھے اور آندھی بگولے کی طرح ہر سو چھا گئے --- مگر جب اہل اسلام کی کھوپڑیوں کے منار بنا چکے --- تو ایک دم پلٹے --- اور سب کے سب حلقہ بگوش اسلام ہو کر کعبہ کی دہلیز پہ جھک گئے --- پھر اسی اقبال سے سنئے

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

تاریخ کے یہ سب ادوار جب دشمن دیکھ اور بھگت چکا --- تو اس نے فیصلہ کیا کہ اب اپنے ترکش کا آخری تیر چلا دینا چاہیے --- اور تیر کون سا تھا --- اس کا رمز شناس بھی احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ہم عصر اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہے --- وہ ہمیں ابلیس کا اپنے فرزندوں کے نام سے سب سے بڑا حکم سنوار رہا ہے۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

اور پھر شیطان کی ذریت اس آخری مشن کی تکمیل میں لگ گئی --- اس مشن کی ایک جھلک دیکھنی ہو تو اس کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں --- دور احمد رضا کے برطانوی جاسوس "ھمفرے کے اعترافات" پڑھ لو --- پھر احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر چند مولویوں کی کتابیں اٹھاؤ --- ورق پلٹو --- اور دیکھوں کہ ان میں کیسی کیسی دریدہ دہنی کی گئی ہے --- معاذ اللہ، نقل کفر کفر نباشد "کوئی خدا کے محبوب ﷺ کو اپنے جیسا بتا رہا ہے --- حالانکہ خود محبوب خدا ﷺ نے فرمایا "ایکم مثلی" (کون ہے تم میں مجھ جیسا) --- کوئی کہتا ہے معاذ اللہ آپ ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے --- حالانکہ آپ ﷺ خود فرماتے ہیں:

"ان اللہ حرم علی الارض
ان تاکلا اجساد الانبیاء"
(یعنی: خدا نے مٹی پر انبیاء کے جسموں کو
نقصان پہنچانا حرام کر دیا ہے)

کوئی بولتا ہے تو رسول خدا ﷺ کے علم کو معاذ اللہ جانوروں کے علم جیسا ٹھہراتا ہے --- حالانکہ خدا اپنے محبوب کے علم ناپیدا کنار کی وسعت یوں آشکار کرتا ہے:

''عالم الغيب فلا يظهر علی غيبه احد الامن ارتضی من رسول''
(یعنی: خدا کے پاس علم غیب ہے اور وہ اپنے غیب کا علم کسی کو تفویض نہیں کرتا سوائے اپنے اس برگزیدہ رسول کے جس کی رضا وہ چاہتا ہے)

کوئی اور آگے بڑھتا ہے تو دین میں رسول خدا ﷺ کے اختیار کی نفی کرتا ہے--- حالانکہ خدا کا اپنا کلام ڈنکے کی چوٹ اعلان کر رہا ہے کہ:

''يحل لهم الطيبت ويحرم عليهم الخبائث''
(یعنی رسول اللہ ﷺ ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کرتے ہیں اور خبیث چیزیں حرام کرتے ہیں)

کیا دین اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام ہے--- ہرگز نہیں:

میں تو بس دین کا مفہو یہی سمجھا ہوں
اپنے ہر کام میں آقا ﷺ کی رضا کو دیکھو

یہ ابلیسی ترکش کے وہ چند تیر تھے جن کا حدف ناموس رسالت ہے--- پر احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ان تیروں کے آگے سینہ تان کر کھڑے ہو گئے ہیں--- وہ بد زبان مولویوں کو للکار کر کہتے ہیں:

''خدارا میرے آقا ﷺ کی توہین کرنا چھوڑ دو،
اور ان کی جگہ مجھے گالیاں دیتے رہو''

میرا احساس یہ ہے کہ ادھر ابلیس نے اپنے ترکش کا آخری تیر چلایا--- اور ادھر مثیت الٰہی نے احمد رضا کو عشق رسول ﷺ کا پیکر بنا کر سامنے کھڑا کر دیا--- احمد رضا علیہ الرحمۃ تیری خوش نصیبی پر زمانہ ناز کریگا--- خدا نے جس کام کے لئے تجھے چنا ہے اس سے بڑا کوئی کام اس دھرتی کے سینے پر کسی امتی سے ممکن نہیں--- تو گستاخان رسول ﷺ کے سروں پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے--- تو عشق مصطفٰی کا نقیب ہے--- اور ناموس رسالت کا پاسباں--- تو اٹھا تو امت مسلمہ کو نئی اٹھان ملی--- تو چلا تو سارا زمانہ تیری راہ پر چلا--- تو نے دنیا کو وفا کا درس دیا--- اپنے آقا ﷺ سے وفا کا درس--- تو نے شعور دیں بانٹا--- تیرا شعور دیں یہ ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے درد، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

یہ شعور دیں پھیلا--- تو گستاخان رسول جان ہارنے لگے--- کہیں علم الدین شہید غازی بن کر اٹھا--- کہیں مرید حسین اور عبدالقیوم--- شاتت رسول ﷺ کی وہ تحریک جو کلمہ گو مولویوں کی جسارت سے کفار میں پھیل رہی تھی--- دیکھتے ہی دیکھتے دم توڑ گئی۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام برصغیر کی پوری فضا میں گونج رہا تھا--- اور شمع رسالت کے پروانوں کو گرما رہا تھا--- اس حرارت ایمانی کے فیض سے جگہ جگہ پروانے اپنے آقا ﷺ کی ناموس پر جان نچھاور کر رہے تھے--- ایک طرف جانثاری کے یہ

حسین منظر ہیں ---اور دوسری جانب علم و عرفان کی وادیوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کے گلزار مہکنے لگے ہیں ---کہیں فروغ سیرت کا مشن بر پا ہے---شاہ عبدالعلیم صدیقی کو جانیئے---کہیں تفسیر قرآن کے جواہر بکھر رہے ہیں---نعیم الدین مراد آبادی کو دیکھئے---کہیں احکام شریعت کی بہار اپنا جو بن دکھا رہی ہے---امجد علی اعظمی ---کو پڑھیے---اور کہیں محبت رسول ﷺ کا بیکراں سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے---حکیم مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی پکار سنیئے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے

مجھے تو عشق رسول اللہ ﷺ کی ان سب موجوں میں ایک ہی برقی رونظر آتی ہے---اور اس برقی رو کا سرا احمد رضا کے سینے سے ابھر رہا ہے---یہ وہ سینہ ہے جس میں گداز عشق کی بجلیاں بھری ہیں اور وہ ان بجلیوں کی حرارت ہر سو بانٹ رہا ہے---کبھی ''کنزالایمان'' کی صورت ---کبھی ''الدولۃ المکیۃ'' کے روپ میں---کبھی ''فتاویٰ رضویہ'' کے رنگ میں---اور کبھی ''حدائق بخشش'' کے آہنگ میں---کیا آپ نہیں دیکھتے کہ دنیا کے گوشے گوشے میں جہاں بھی کوئی اپنے آقا ﷺ کو یاد کرتا ہے ---اور ان کی بارگاہ میں ہدیہ درود سلام نچھاور کرتا ہے ---احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے لہجے سے ہمکنار ہو جاتا ہے

---احمد رضا نے اپنے آقا ﷺ کے حضور کچھ ایسے جذبوں کا نذرانہ پیش کیا ہے کہ--آج بحرو دشت وجبل میں ہر سو اس کی گونج سنائی دے رہی ہے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مجھے یقین ہے کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا یہ سلام کچھ اس شان سے مقبول ہوا کہ اسے محبت رسول ﷺ کا عالمگیر تحفہ بنا دیا گیا، ہے اب جو بھی چاہتا ہے کہ اسے بارگاہ رسول ﷺ میں پذیرائی ملے---وہ اپنی دھڑکنوں میں احمد رضا کے جذبے سمو لیتا ہے---اور اپنی زبان پر احمد رضا کے شعر سجا لیتا ہے۔

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ھدی مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

یہ ہے اس احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی ایک جھلک جسے دنیا ''امام اہلسنت'' کہتی---اور ''اعلیٰ حضرت'' کے لقب سے یاد کرتی ہے---جو علم وفکر کے ہر میدان میں ہوتا ہے ---اور بیان واظہار کے ہر اسلوب پر حاوی---جو فہم و ادراک کے ہر گوشے میں سب پر فائق ہے---اور جذبہ و احساس کی ہر منزل میں سب سے آگے---جس کا وجود ہمارے لئے عزم و ہمت کا استعارہ ہے---اور جس کی شخصیت ہمارے لئے رہنمائی کا خزانہ---جس کا باطن عشق

رسول ﷺ سے معمور ہے---اور جس کا ظاہر اسوۂ رسول ﷺ سے پرنور---لوگ اسے اپنے عہد کا مجدد کہتے ہیں ---میں اسے آنے والے ہر دور کے لئے اپنے ''رسول ﷺ کا معجزہ'' سمجھتا ہوں---لوگ اسے ''فاضل بریلوی'' پکارتے ہیں ---اور میں اسے ''آیت الٰہی'' دیکھتا ہوں---لوگ اسے فقیہ و عالم ٹھراتے ہیں---اور میں اسے ''فہم دین میں حجت'' گرداننا ہوں---اور صرف اس لئے گرداننا ہوں کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فہم دین کی اساس عشق رسول ﷺ پر اٹھائی ہے---اور تعبیر شریعت کا محور نسبت مصطفیٰ ﷺ کو بنایا ہے---اور یہی خدا کا منشا ہے--- سارے قرآن کا جوہر یہی---اور علم و عرفان کا حاصل یہی---

مجھے یقین ہے کہ کوئی شخص عالم بن ہی نہیں سکتا جب تک اس کے علم کا ہر نقطہ ذات رسول ﷺ کا طواف نہ کرے---اور سچ یہ ہے کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی عالم ہیں---میرے نزدیک تجدید دین صرف اس کا نام ہے کہ دین کی ہر تعبیر نسبت رسول ﷺ سے جوڑ دیجائے ---اور حق یہی ہے کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی مجدد ہیں--- میرا ایمان یہ ہے کہ صاحب عمل صرف وہی ہے جس کا ہر عمل محبت رسول ﷺ کا آئینہ دار ہو---اور واقعہ یہ ہے کہ امام احمد رضا کا عمل ایسا ہی ہے میرا وجدان گواہی دیتا ہے کہ خدا کے ہاں قرب و رضاؔ کے سب درجے ان کے لئے ہیں جو تعظیم رسول ﷺ میں بڑھتے جائیں ---اور کون اس بات کا انکار کرسکتا ہے کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ کی پوری زندگی تعظیم رسول ﷺ کی پاسداری میں گزری--- میرا احساس یہ ہے کہ دنیا میں پائیدار صرف ایسے ہی لوگوں کا نام ہے، جو ذکر مصطفیٰ ﷺ کا فیض لٹاتے ہیں---اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب تک جئے اپنی زبان و قلم سے یہی کام کرتے رہے ---اور اب انکا آستانہ یہی سوغات بانٹتا رہے گا۔

تاریخ اسلام کو جتنے بھی ادوار پہ بانٹا جائے۔ اس کا آخری دور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے شرع ہوا---اور اب یہ دور رہتی دنیا جتنا بھی طویل ہوگا---ہمیشہ احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دور رہے گا--- یہ دور تحفظ ناموس رسالت کا دور ہے---اور احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کا نقیب--- یہ دور فروغ سیرت کا دور ہے---اور احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اس کا علمبردار--- یہ دور تحریک عشق مصطفیٰ ﷺ کا دور ہے---اور احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اس تحریک کا کاروان سالار---اب رہتی دنیا تک یہ تحریک پھیلتی رہے گی---اور احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اس کا سرخیل و سالار رہے گا---خود انہی کے الفاظ میں ذرا تصرف کے ساتھ۔

ملک وفا کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو، سکے بٹھا دیئے ہیں

❁❁❁

فاضل بریلوی کے "محیر العقول علمی کارنامے"

ڈاکٹر محمد مالک
(ماہر امراض دماغ، نفسیات ومنشیات، ڈیرہ غازیخان)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۵۶ء-۱۹۲۱ء) موجودہ صدی کی وہ ہمہ صفت، عظیم المرتبت اور گوہر آبدار شخصیت ہیں جو اپنی علمی وجاہت اور ادبی بلاغت کی بدولت مسلم امہ بلکہ مغربی دنیا میں بھی سبقت لے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کا علمی تبحر اور تحقیقی خدمات بام عروج پر ہیں۔ عالمی دانشوران کی علمی و تحقیقی خدمات کے نہ صرف معترف ہیں بلکہ انہیں حکم (AUTHORITY) تسلیم کرتے ہیں ان کا علمی و تحقیقی سرمایہ دانش گاہوں کی زینت بن گیا ہے بالخصوص پوسٹ گریجویشن (M.Phil, Ph.D) کی ڈگریاں ان کی تحقیقی وتخلیقی خدمات کی شاہد عادل ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا علمی پرچم اوج ثریا کی بلندیوں کو چھو رہا ہے مسلمانوں کی علمی برتری امام احمد رضا کے تحقیقی وتخلیقی ورثے کی مرہون منت ہے علوم دینیہ کا کونسا ایسا شعبہ ہے جس پر ان کو مکمل دسترس (Command) حاصل نہ ہو۔ صرف یہی نہیں بلکہ علوم جدیدہ (جدید سائنس (Modern Science) کے مختلف شعبہ جات میں ان کی تخلیقی، تحقیقی اور تجرباتی تصانیف ان کی کامل مہارت اور وسعت علمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

دور حاضر میں اس بحر العلوم وکنز الفنون شخصیت کا نام آفتاب نصف النہار کی طرح درخشاں ہے۔ حیرت ہے ان کے وصال کو 80 برس گزر گئے مگر ان کی علمی شخصیت دانش گاہوں (Universities) کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے اور ان کی توقیر وتشہیر بدستور جاری ہے اور ان شاء اللہ ان کے علمی وقار کی پرچم کشائی قیامت کی صبح تک ہوتی رہے گی۔

میراث نبوت کا پاسبان، مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فرد واحد کا نام نہیں یہ عشق رسالت ﷺ کی ایک تحریک کا نام ہے دلوں کے اندر عشق مصطفیٰ ﷺ سے روشن قندیل کا نام ہے۔ علوم وفنون کا یہ خورشید تاباں ایک

ہشت پہلو (Multi-Dimentional) ہیرے کی مانند ہے جس کے علمی ورثے کی نورانی کرنیں ایک عالم کو منور کررہی ہیں۔ جوہریوں کو نہ صرف دعوت فکر دے رہی ہیں بلکہ جوہری اس بحرناپیدا کنار ہستی کے علمی موتی حاصل کرکے دانش گاہوں (Universities) کا اعزاز بن گئے ہیں اور یوں یونیورسٹیوں کے بلند وقار میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

محسن ملت، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی فکر ونظر اور قرطاس وقلم کا مرکز ہمیشہ قرآن حکیم اور سید عالم ﷺ کی ذات کریم رہا۔ وہ ترجمانِ علم وحکمت اور داعی حق وصداقت واتحاد بین المسلمین کے علمبردار تھے۔ رہبر عالم اسلام کی حیثیت سے انہوں نے ملت اسلامیہ کی مرکزیت واستحکام اور بقائے دوام کو ذات مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ قرار دیا اور جداگانہ قومیت کا شعور قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کر کے شرف تقدم حاصل کیا اور یوں انہوں نے عالمی مسلم اتحاد اور اسلامی بھائی چارے کے فروغ کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے۔

آج ٹیکنالوجی کے دور میں مقیاس ذہانت (I.Q) سے متعلق خاصا شور برپا ہے اور آئے دن میڈیا نے اعلیٰ آئی-کیو (I.Q) والی شخصیات سے متعارف کرانا شروع کیا ہے۔ تازہ ترین تحقیق کے مطابق عالمی شہرت یافتہ عبقری (Genius) 20ویں صدی کے عظیم انسان (Man of 20th Centuty) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مثالی آئی-کیو (I.Q) نے ماہرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے کہ علوم دینیہ میں علم حدیث میں 240 کتابوں اور علم فقہ میں 90 سے زائد کتب پر کامل عبور، ایک ہزار سے زائد کتابوں کے مصنف، 100 سے زائد علوم پر کامل مہارت یقیناً عطیہ الٰہی اور عنایت رسالت پناہی صلی اللہ علی صاحبہا ہے۔

قائد سواد اعظم کا علمی سرمایہ کنزالایمان (ترجمہ قرآن) سے لیکر حدائق بخشش (نعتیہ کلام) اور فتاویٰ رضویہ (حنفی فقہ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا-12,000 ہزار صفحات پر مشتمل) اور کفل الفقیہ سے لیکر میڈیکل سائنس تک احاطہ کیے ہوئے ہے۔

مفکر اسلام علامہ امام بریلوی علیہ الرحمہ نے علوم دینیہ کے ہر شعبہ کے علاوہ صرف سائنسی علوم سے متعلق یک صد سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں جو تخلیقی وتحقیقی ذہن کی نشاندہی کرتی ہیں مثلاً فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، علم ریاضی، الجبرا، جیومیٹری ، لوگارتھم، ٹوپولوجی، سائیکالوجی اینڈ پیراسائیکالوجی، فونیٹکس اینڈ فونالوجی، اسٹرانومی اینڈ اسٹرالوجی، انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی وغیرہ اور میڈیکل سائنس۔ Medical Embryology, Evolution Theory. Genetics Medical, Physiology, Plague, Leprosy وغیرہ اور (بلاسود بینکاری) Banking System,

Economics, Political Science

جدید تحقیق Genes-Genetics اور Chromosomes سے متعلق Waldyer نے ۱۸۷۶ء میں W.S.Sutton نے ۱۹۰۸ء میں بعد Watson & Crick نے جبکہ ۱۸۹۶ء میں مفکر اسلام اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اس سے متعلق بحث کی ہے اور ان کی یہ بحث آج کل Genetic Control of Protein Synthesis : DNA Transcription Translation Protein کے زمرے میں آتی ہے۔

:ATOM

ایٹم کے انشقاق (Nuclear Fission) سے متعلق آٹوہان نے ۱۹۳۸ء میں جبکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ۱۹۱۹ء میں گفتگو کی۔ کوویلنٹ بانڈ (Covalent Bond) سے متعلق G.N.Lewis نے ۱۹۱۶ء میں جبکہ امام احمد رضا نے ۱۹۱۹ء میں کوویلنٹ بانڈ اور Ionized Bond سے متعلق گفتگو کی ہے۔

:Medical Science

طاعون، جزام کے علاوہ میڈیکل ایمبریالوجی Gastrointestinal Physiology سے متعلق مقامع الحدید میں بڑی خوبصورتی سے بحث کی ہے۔

الٹرا ساؤنڈ مشین کا فارمولا:

امام احمد رضا خاں پہلے مسلم مفکر ہیں جنہوں نے اپنی کتاب الصمصام علیٰ مشکک فی آیہ علوم الارحام ۱۸۹۶ء میں الٹرا ساؤنڈ مشین کا فارمولا بیان کیا ہے۔

:Modern Communication System Auditory Theory, Wave Theory, Sound. اور Damped Harmonic Motion سے متعلق رسالہ الکشف شافیا ماہرین کیلئے دعوت فکر ہے۔

نفسیات Phsychology

امام احمد رضا نے ۱۹۲۱ء سے قبل نظریہ تعمیر شخصیت (نفس، قلب، روح) (Personality formation) اور تشکیل ذات کے حوالے سے ماہرین نفسیات سگمنڈ فرائیڈ

(ID,EGO, Super Ego - Sigmond Frued)
Alfred Adler,. Carl Jung, Karen Horney, B.F.Skinner, Erik Erikson, Erik Fromm, John B Watson, Albert Bandura, Carl Rogers, Willim H. Sheldon, Gordon W. Allport

پر سبقت حاصل کرلی ہے۔

ادارت
بانی
مولانا سیّد محمد ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ
مدیر اعلیٰ صاحبزادہ وجاہت رسول قادری
مدیر پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
نائب مدیر اقبال احمد اختر القادری
زیر سرپرستی
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے — پی ایچ ڈی
چراغ علم جلاؤ
ماہنامہ معارفِ رضا کراچی
خود بھی رکن بنئے اور احباب و رشتہ داروں کے نام
رسالہ جاری کرواکر چراغ علم جلایئے۔
سالانہ رکنیت فیس =/120 روپیہ، تاحیات =/4000 یکمشت، بیرون ممالک =/10 ڈالر
تاحیات =/300 ڈالر یا اس کے مساوی پاکستانی کرنسی رقم بذریعہ منی آرڈر / بینک ڈرافٹ
ارسال فرمائیں رسالہ ہر ماہ آپ کے دیئے پتے پر ملتا رہے گا، اپنا پتہ صاف تحریر فرمائیں
۲۵، جاپان مینشن، صدر، 74400، پوسٹ بکس نمبر
021-7725150-777
marifraza@hotmail

بحالی معیشت کے اسلامی اصول

(تعلیمات رضا کی روشنی میں)

از : پروفیسر مجیب احمد
(ریسرچ اسکالر، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد)

آج مسلم ممالک، بالخصوص پاکستان اپنی تاریخ کے جس دوراہے پر کھڑا ہے، یہ اس بات کا منطقی نتیجہ ہے کہ اہل پاکستان نے اپنے اسلاف کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہوا ہے۔ دنیا میں شاید ہی کوئی قوم ایسی ہو جو اپنے قائدین اور مفکرین کے افکار و نظریات سے روگردانی کرتی ہوئی ترقی کی منازل طے کر سکے۔ پاکستان میں آج کل جو قومی غیرت وحمیت، خودانحصاری اور خودکفالت کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ صدائیں ہمارے اسلاف کے افکار و نظریات سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں وہ خلوص، توانائی اور خوداعتمادی بھی نہیں ہے جو پاکستانی عوام کو جذبۂ تعمیر اور ایثار و قربانی کے لئے راغب کر سکے۔

تحریک آزادی ہند اور تحریک پاکستان میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کا نہایت اہم اور مؤثر کردار رہا ہے۔ جن علمائے کرام اور مشائخ عظام نے ان تحاریک میں حصہ لیا ان کا مقصد صرف اور صرف ایک اسلامی اور فلاحی ریاست کے قیام کے ذریعے، جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی آزادی اور فوز و فلاح تھا۔ مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۵۶ء-۱۹۲۱ء) کا شمار بھی انہی عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی فلاح و نجات کے لئے دوقومی نظریہ کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کو انگریزی سامراج اور ہندو سے الگ رہ کر اپنے دینی اور ملی تشخص کو قائم رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی نظریات، قیام پاکستان کے لئے جذبۂ محرکہ ثابت ہوئے تاہم، مسلمانوں کی معاشی رہنمائی اور فلاح کے لئے جو لائحہ عمل انہوں نے مرتب کیا وہ مسلمانوں نے کی روز اول ہی سے درخور اعتنا نہ سمجھا، جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے کہ پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک اپنی معاشی اور اقتصادی آزادی کے لئے غیروں کے دست نگر بنے ہوئے ہیں۔
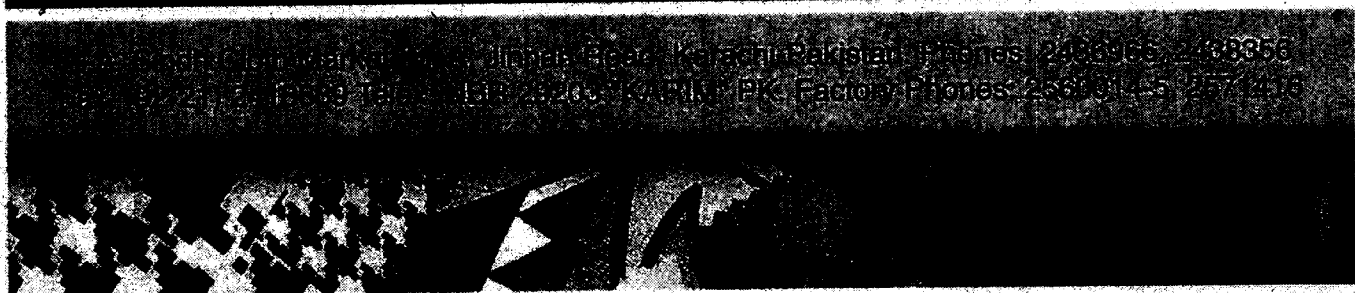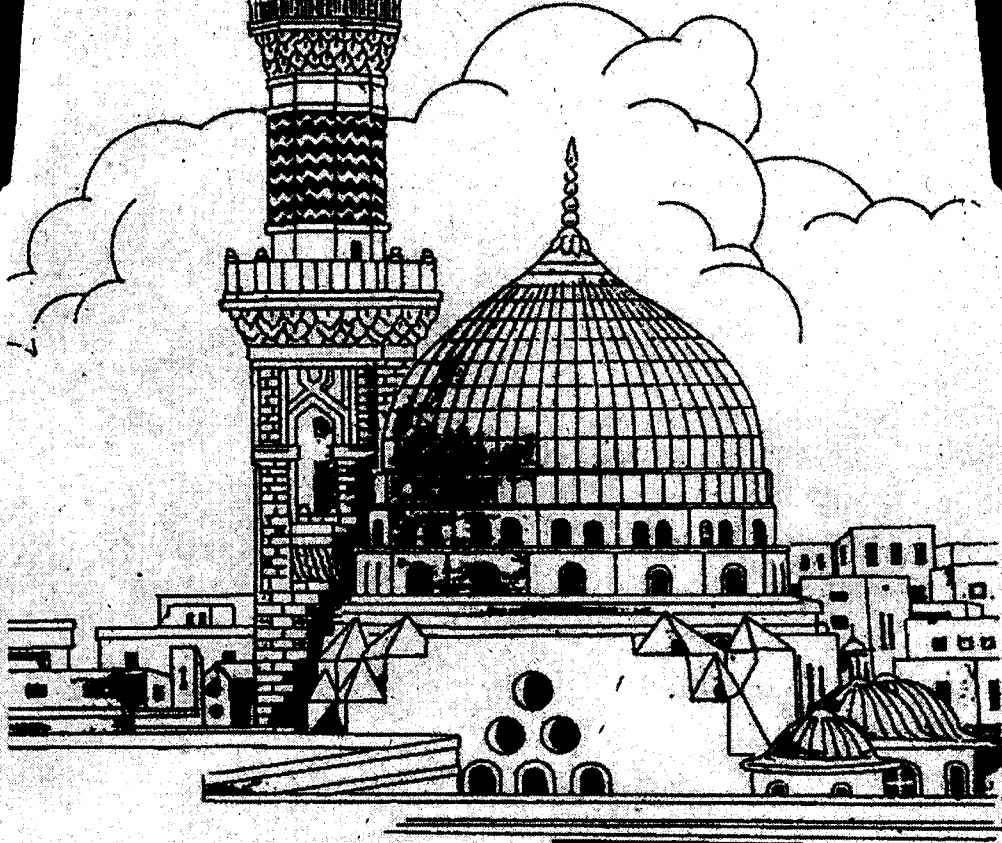
مسلمانوں کی اقتصادی زبوں حالی اور معاشی بدحالی کو دور کرنے کے لئے مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۱۲ء میں ایک مختصر رسالہ لکھا جس کا نام ہے۔ ''تدبیر فلاح ونجات واصلاح''۔ اس رسالہ میں انہوں نے اسلامی قومی انقلاب اور بحالی امت کے لئے چار نکاتی پروگرام پیش کیا۔ جس کی اہمیت وافادیت آج کے دور میں بھی مسلمہ ہے۔ مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کردہ چار نکات یہ ہیں۔

1---- علم دین کی ترویج واشاعت میں حکومت کی جائے۔

2---- ان امور کے جن میں حکومت دخل انداز ہے مسلمان اپنے علاوہ معاملات باہم فیصل کریں تاکہ مقدمہ بازی میں جو کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں، بچائے جاسکیں۔

3---- خوشحال مسلمان اپنے بھائیوں کے لئے بینک قائم کریں

4---- مسلمان اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں۔

مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے ان نکات کے ذریعے مسلمان قوم کو براہ راست خطاب کیا ہے کیونکہ حکومتوں کی اپنی سیاسی مجبوریاں اور مفادات ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کسی قسم کی تحریک یا انقلاب کے لئے جدوجہد کرنے سے احتراز کرتی ہیں۔ جبکہ عوام کا معاملہ اس کے برعکس ہے اگر ان کی صحیح طور پر رہنمائی اور ترتیب کی جائے تو وہ بڑے بڑے انقلاب کی راہ ہموار کرسکتے ہیں۔

اہل پاکستان کے لئے ان نکات میں ایک واضح لائحہ عمل اور معاشی خوشحالی اور خود انحصاری کا مکمل پروگرام پنہاں ہے۔ اگر اہل پاکستان اسلامی نظام حیات پر شعوری طور پر ایمان لاتے ہوئے اپنے آپ کو صبغۃ اللہ اور اسوہ حسنہ کے رنگ میں ڈھال لیں تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ان کو فکر معاش سے آزاد کردے گا۔ اسلامی نظام حیات کی منزل کی جانب سفر میں اولین قدم کے طور پر پاکستان میں اسلامی معاشی نظام رائج کرنا ہوگا۔ حرام ذرائع آمدنی کو مکمل طور پر ختم کر کے حصول رزق حلال کو سہل اور آسان بنا کر ''عین عبادت'' بنانا ہوگا، اپنی تمام افرادی قوت کو منظم اور متحرک کر کے پیداواری عمل میں شریک کرنا ہوگا تاکہ معاشرے کا ہر فرد اپنی جسمانی، ذہنی ور روحانی صلاحیتوں کو ملک وقوم کی خدمت میں صرف کرسکے۔ مختلف مواقع پر اہل پاکستان نام ونمود کے لئے جو فضول خرچی کرتے ہیں، حکومتی سطح پر جو غیر پیداواری اخراجات کئے جائے ہیں ان کو ختم کرنا ہوگا۔ بچتوں کو فروغ دینا ہوگا تاکہ انفرادی اور اجتماعی خوشحالی کی راہ ہموار ہوسکے۔

آج کی جدید دنیا میں معیشت کے استحکام کے لئے ایک اچھے اور منظم نظام بینک کاری کی اہمیت اور افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۱۲ء میں جس نظام بینک کاری کا تصور دیا تھا، اس کی بنیاد اسلامی نظام معیشت پر تھی اور اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو فضول خرچی سے روکا جائے، ان میں بچت کی عادت کو فروغ دیا جائے تاکہ وہ اپنی بچت، بینک میں جمع کرائیں جس سے مسلمان سرمایہ کار مختلف کاموں میں سرمایہ کاری

کر سکیں ۔اس سے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں خوشگوار معاشی انقلاب آئے گا۔آج اگر مسلم ممالک اور پاکستان کے عوام اپنی بچتیں غیر ملکی بینکوں میں رکھنے کی بجائے ،ملکی بینکوں میں رکھیں تو اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ مسلم ممالک اور پاکستان کو بیرونی قرضے کم سے کم لینے پڑیں گے۔تاہم اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مسلم ممالک اور پاکستان میں نظام بینک کاری کو اسلامی نظام معیشت کی روشنی میں ازسرنو تشکیل دیا جائے اور ملکی سرمایہ کو ملک میں ہی سرمایہ کاری کے لئے استعمال کیا جائے۔

مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چار نکاتی پروگرام میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ مسلمان ملازمت کرنے کی بجائے ،سنت رسول اللہ ﷺ کے اتباع میں تجارت کریں اور صرف مسلمان تاجروں سے ہی خریداری کریں تاکہ ان کی معاشی حالت بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے باہمی دینی و سماجی روابط میں بھی گرم جوشی اور مضبوطی آئے۔

مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز نمبر **4** میں مسلم ممالک ،خصوصاً پاکستان کے معاشی تحفظ و استحکام، غیر ملکی اداروں کے استحصال اور اجارہ داری سے نجات حاصل کرنے کا واضح اور ٹھوس طریقہ کار موجود ہے۔اہل پاکستان اگر آج سے یہ عہد کرلیں کہ وہ صرف اور صرف ملکی مصنوعات ہی خریدیں گے تو اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ عوام میں جذبہ حب الوطنی فروغ پائے گا اور دوسرا اہم فائدہ یہ ہوگا کہ اس سے ملکی دولت اور منافع ملک میں ہی رہے گا، صنعتی ترقی کی رفتار تیز ہوگی، زرعی شعبے کو تقویت ملے گی، ذرائع روزگار میں اضافہ ہوگا اور لوگوں کی معاشی حالت میں بہتری آئے گی انفرادی اور اجتماعی گداگری کا خاتمہ ہوگا، ملک میں معاشی استحکام آئے گا۔جس کا لازمی نتیجہ سیاسی اور سماجی استحکام کی صورت میں سامنے آئے گا۔مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے یہ چار نکات ، ایک آزاد اور خود مختار مسلم معاشی مارکیٹ کا خاکہ بھی پیش کرتے ہیں جس کو عملی شکل دینے سے مسلم ممالک عالمی اداروں کے استحصال اور دباؤ سے ہمیشہ کے لئے آزادی حاصل کرسکتے ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تر تعلیمات خصوصاً معاشی افکار ونظریات ،جن کا براہ راست تعلق خود کفالت اور خود انحصاری سے ہے،ان کے ایک نعتیہ شعر میں بھی یکجا ہوکر سامنے آتے ہیں۔مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

شعر میں غیر کی ٹھوکر، اور، جھڑکیاں کھائیں، کے الفاظ قابل غور ہیں ۔اگر اہل پاکستان صرف اس شعر کے مطالب ومفاہیم سمجھ کر اس پر عمل کرنا شروع کردیں تو وہ بہت جلد خود کفالت اور خود انحصاری کی منزلیں حاصل کرلیں گے۔

❖❖❖❖❖❖

مولانا احمد رضا کی تعلیمات

ڈاکٹر ظفر حسین زیدی
(سابق وائس چانسلر، کراچی یونیورسٹی، کراچی)

مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے عظیم فقیہ اور مذہبی رہنما تھے، برصغیر میں مسلم اقدار کے تحفظ، مسلمانوں میں دینی تعلیم کے فروغ، سماجی شعور کی ترویج و اشاعت اور مسلمانوں کے جداگانہ سیاسی وسماجی تشخص کے تحفظ کیلئے آپ کی خدمات جلیلہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

آپ نے برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کے فروغ اور سربلندی کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ نے سب سے زیادہ توجہ علم اور ہنرمندی سیکھنے کی طرف مبذول کرائی، آپ مسلمان مفکرین میں منفرد مقام کے حامل ہیں کیونکہ آپ نے ہی مسلمانوں کو بچت کا راستہ دکھاتے ہوئے بینکنگ سسٹم قائم کرنے کا شعور دیا اس سلسلے میں آپ کے دو رسائل لائق مطالعہ ہیں جو آپ کی ذہانت، فطانت اور دوراندیشی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ (۱) کفل الفقیہ الفاھم (۲) تدبیر فلاح ونجات واصلاح۔

معاشرہ کی تشکیل نو کیلئے آپ نے انگریز اور ہندوؤں کے رسم ورواج کو سختی سے رد کیا اور مسلمانوں کو دینی شعائر پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی طرف بھی راغب کیا چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

> ”غیر دین کی ایسی تعلیم جو جملہ مفاسد سے پاک ہو مثلاً ریاضی، ہندسہ، حساب، جبرو مقابلہ، جغرافیہ، امثال ذلک ضروریات دینیہ سیکھنے کے بعد سیکھنے کی کوئی ممانعت نہیں خواہ کسی بھی زبان میں ہو اور نفس زبان کا سیکھنا کوئی حرج رکھتا ہی نہیں“

مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے تمام جملہ علوم وفنون پر کتب ورسائل تحریر فرمائے ہیں کاش یہ تمام رسائل جو کہ عربی و فارسی یا قدیم اردو زبان میں ہیں دور حاضر کی اصطلاحات کے ساتھ شائع ہوں تاکہ آج کل کے اسکالر حضرات بھی آپ کی فکر سے افادہ کرسکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ

یہ کام ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان از خود نہایت احسن طریقے سے انجام دے سکتا ہے تاکہ لوگوں کے سامنے اس عظیم مسلمان سائنسدان کے افکار پہنچیں جس نے (نئو) سال قبل کئی علوم فنون میں اپنا نظریہ پیش کیا تھا۔

آپ نے ''کنز الایمان'' کے نام سے قرآن مجید کا اردو ترجمہ کر کے برصغیر کے مسلمانوں کو تعلیمات الٰہی سے روشناس کرایا، ایک دوسری تصنیف ''العطایا النبویه فی الفتاوی الرضویه ''میں مستقل مسائل کے ساتھ ساتھ روزمرہ زندگی میں پیش آمد مسائل کے بارے میں رہنمائی فرمائی ہے۔

مسلمانوں کے تعلیمی نظام اور تشخص کو اس وقت زبردست دھچکا لگا جب آج سے نئو سال قبل انگریزوں نے ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہند کی معیشت پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس پر آشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا، آپ کی تصانیف اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب برپا کردیا۔ آج کا منتشر ماحول بھی ہم سے تعلیمات امام احمد رضا پر غور وفکر کرنے کا متقاضی ہے۔

اَضَرَّ دُمُحٍ اَحْمَدُ رِضَا اَعْلَامَ کُفْرٍ

فَکَمَا لَعَا اَضَرَّ دُمُحٍ ، اَحْمَدُ رِضَا

از
صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ:
اس شعر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے جس مصرعے کو الٹ کر پڑھیں گے وہ اس سے قبل یا بعد والا مصرعہ بن جائے گا یہ شعر صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رضا قدس اللہ سرہ العزیز کی مدح میں لکھا ہے اور اسے جنوبی افریقہ سے مولانا عبد الہادی رضوی نوری صاحب نے اشاعت کیلئے عطا فرمایا ہے۔ (ادارہ)

WITH BEST COMPLIMENT
From
MUBEEN BAIG QUADRI
FAIZAN ASSOCIATES
CIVIL & MECHENICAL CONTRAQTORS
Faizan Associates
Apwa Center, 67-A Garden Road, KARACHI
PHONE # 7216553 - 7222670

(از: افاضات امام احمد رضا)

نفس و روح کا تعلق

مرتبہ: اقبال احمد اختر القادری

حیات انسانی کی عمارت کے قیام و بقاء کیلئے روح، نفس اور قلب، تین اہم ستون ہیں---ان تینوں کا آپس میں نظم وضبط ہونا ضروری ہے ورنہ انسان انتشار کا شکار رہتا ہے---ان کے باہمی بگاڑ سے انسان میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور ان ہی کے نظم وضبط سے انسان میں نکھار پیدا ہوتا ہے

شیخ الاسلام امام احمد رضا حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسانی جسم میں روح مثل بادشاہ ہے اور نفس وقلب اس کے دو وزیر ہیں---نفس اس کو ہمیشہ شر کی طرف لے جاتا ہے اور قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصاً کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے، اب اس میں حق کے دیکھنے اور سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے اور پھر معاذ اللہ وندھا کر دیا جاتا ہے، اب وہ نہ حق سن سکتا ہے، نہ دیکھ سکتا ہے---(۱)

انسانی جسم میں قلب حقیقتاً اس مضغہ گوشت کا نام نہیں بلکہ وہ ایک لطیفہ غیبیہ ہے جس کا مرکز یہ مضغۂ گوشت ہے جو سینے میں بائیں جانب ہے، نفس کا مرکز زیر ناف ہے (۲)

معروف ماہرین نفسیات ''تھامس ورنی'' اور ''انتھونی ڈی کا سپر'' کی تحقیق کے مطابق چار ماہ کے بعد انسانی جنین میں عقلی صلاحیتوں کا آغاز ہوتا ہے۔(۳)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محسن انسانیت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے، پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے اور وہ اس میں روح پھونکتا ہے (۴)

انسانی حیات کا دارومدار روح کا مرہون منت ہے، یہ کائنات کے تخلیقی عمل و نظام میں سب سے اعلیٰ وارفع ہے---روح امر ربی سے ہے اس لئے غیر مادّی ہونے کی وجہ سے جسمانی اور دنیاوی موت کے بعد بھی محفوظ اور برقرار رہتی ہے---(۵)

نفس کی تین اقسام ہیں---

۱.....نفس امارہ ، ۲.....نفس لوامہ ، ۳.....نفس مطمعنہ
جو طبعیت عنصری اور عادات سفلی کی تاریکی میں پوری طرح گھرا ہوا ہو، اسے "نفس امارہ" کہتے ہیں، قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے---

انَّ النَّفسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوءِ (۶)

"بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے"

جب نفس ریاضت و مجاہدات سے پستی سے بلندی کی طرف ابھرنا شروع ہوتا ہے تو نورِ ہدایت کی روشنی ملتی ہے جس سے ضلالت و گمراہی کا احساس ہونے لگتا ہے تو گناہوں سے دور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے اور احساس گناہ پر ملامت کا اظہار کرتا ہے تو اس وقت اس نفس کی حیثیت "نفس لوامہ" ہوتی ہے، قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے

وَلَا اُقسِمُ بِالنَّفسِ اللَّوَّامَۃِ (۷)

"اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر ملامت کرے"

"نفس لوامہ" ہر انسان میں موجود ہے جو کہ "نفس امارہ" کو ملامت کرتا رہتا ہے اور جب یہ اخلاقیات، تہذیب و تمدن اور اصلاح احوال کے اعلیٰ مراتب پر پہنچ جاتا ہے تو "نفس مطمعنہ" کہلاتا ہے، قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے---

یٰاَیَّتُھَا النَّفسُ المُطمَئِنَّۃُ ارجِعِی
اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرضِیَّۃً (۸)

"اے اطمینان والی جان، اپنے رب کی طرف
واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی"

انسان نفس پر قابو پالے تو نارمل رہتا ہے، اس کی زندگی خوش گوار ہوتی ہے اور اگر نفس اس پر حاوی ہو جائے تو بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں روحانی نشونما کا عمل رک جاتا ہے اور انسان نفسیاتی مسائل اور بیماریوں میں گھر جاتا ہے---

اصطلاح تصوف میں "قلب" ایک جوہر نورانی ہے جو مادہ سے مجرد اور روح و نفس انسانی کے مابین ایک درمیانی چیز ہے، صوفیائے کرام کی نظر میں قلب انسانی اللہ تعالیٰ کا ایک نور ہے جس کی ایک چمک تمام مخلوقات و موجودات کا خلاصہ ہے، یہ لوٹ پوٹ کو جلد قبول کرتا ہے---قلب حقائق کا آئینہ ہے کیونکہ عالم کے تغیرات قلب پر منعکس اور منطبع ہوتے رہتے ہیں---بعض صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ عالم قلب کا آئینہ ہے کیونکہ قلب اصل اور عالم اس کی فرع ہے---قلب میں اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی ہے، یہ وسعت تین طرح کی ہے۔

(۱)-وسعت علمی (۲)-وسعت مشاہدہ (۳)-وسعت خلافت
"وسعت علمی" سے مراد معرفت الٰہی ہے جس کی پہچان صرف قلب انسانی کر سکتا ہے---"وسعت مشاہدہ" ایک کشف ہے جس کے ذریعہ سے صرف قلب ہی، جمال الٰہی کی خوبیوں سے مطلع ہوتا ہے۔"وسعت خلافت" سے مراد اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے تصرفات میں وسعت ہے اور یہ محققین کی وسعت ہے جو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب ذات میں ذات، صفات

میں صفات، ہویت میں ہویت اورانیت میں انیت اس درجہ ڈوب جائے کہ عزیت کا حکم قطعاً مفقود ہو جائے -(۹)

جب انسان اس دنیا میں آنکھ کھولتا ہے تو زمانہ سے واسطہ پڑتا ہے، نئی نئی باتیں ،طرح طرح کے مشاہدات، نئے نئے تجربات ہوتے ہیں ۔قلب احسن زندگی گزارنے کے اصول فراہم کرتا ہے، یہ تحفظ و بقاء کا نمائندہ ہوتا ہے---قلب اخلاقی اصول اوران کی پاسداری، مہذب معاشرتی ضابطوں کی حفاظت اورنفس کو تہذیب و تمدن کی تربیت دیتا ہے اور ساتھ ساتھ اصلاح احوال کا کام بھی کرتا ہے---قلب کے دو اہم پہلو ہیں---

﴿۱﴾......قلب کا مثبت پہلو ﴿۲﴾......قلب کا منفی پہلو

''قلب کا مثبت پہلو'' یہ ہے کہ انسان کو نفس کے تسلط سے نجات دلاتا ہے اور نفسیاتی جبر سے بچا کر تہذیبی پہلو اجاگر کرتا اور ہمیشہ خیر کی طرف مائل کرتا ہے---''قلب کا منفی پہلو'' یہ ہے کہ انسان کو نفس کا غلام بنانے کی کوشش کرتا رہے تا کہ انسان کی زندگی میں بگاڑ پیدا ہو جائے---(۱۰)

حیات انسانی کا روحانی وصف ہی تکمیل ذات اور مقصد حیات کے حصول میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے---یہ ''نفس'' اور ''قلب'' پر محتسب کی طرح مذہبی اور اخلاقی اقدار کی نمائندگی اور حمایت کرتا ہے---یہ انسان کو سچائی اور راہ حقیقت دکھاتا اور اس پر گامزن کرتا ہے---پھر ایک انسان تزکیہ نفس اور صفائی قلب کے مراحل سے گذر کر روحانیت کے اعلیٰ مقام کو پالیتا ہے جسے معرفت الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے---مگر اس منزل تک پہنچنے کیلئے کسی مرد کامل استاذ کی رہبری ضروری ہے، اسکے بغیر مقام روحانیت اور معرفت الٰہی تو دور کی بات ہے، تزکیہ نفس اور قلب کی صفائی بھی ممکن نہیں---دانائی کا تقاضا ہے کہ انسان اپنی تعمیر کیلئے کسی مرد کامل استاذ کو اپنا رہبر و رہنما بنالے پھر اسکی حیات وارشادات کی روشنی میں خود کو تعمیر کرے، ان شاء اللہ بہت جلد منزل مقصود پالے گا---فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رہبر کامل اور اپنے آئیڈیل کی اتباع کے ثمرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خوب فرمایا ؎

انہیں جانا، انہیں مانا، نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

حوالاجات

(۱) مصطفیٰ رضا خاں، مولانا، ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ سوم مطبوعہ لاہور، ص ۳۱۱
(۲) ایضاً، ص ۳۱۱
(۳) محمد مالک، ڈاکٹر، امام احمد رضا اور تعمیر شخصیت، بشمولہ سالنامہ معارف رضا کراچی، شمارہ ۱۹۹۹ء، ص ۱۸۸۔
(۴) صحیح مسلم شریف، باب القدر۔
(۵) ر،ک، حیات الموات بیان فی سماع الاموات، از امام احمد رضا خاں
(۶) قرآن حکیم، ۵۳/۱۲
(۷) قرآن حکیم، ۲/۷۵
(۸) قرآن حکیم، ۲۸،۲۷/۸۹
(۹) ر،ک، سالنامہ معارف رضا، کراچی، شمارہ ۱۹۹۹ء
(۱۰) ایضاً

مرتبہ ---سید محمد خالد القادری

عہد حاضر کے جلیل القدر علماء عرب کا امام احمد رضا کو خراج تحسین۔

آج دنیائے عرب اور خاص کر عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی جامعہ الازہر (قاہرہ، مصر)، دنیائے اسلام کے عظیم فرزند اور کتب کثیرہ کے مصنف فضیلۃ الشیخ امام الاکبر المجدد امام احمد رضا الحنفی الہندی علیہ الرحمہ کی شخصیت سے اچھی طرح متعارف ہے اور اس تعارف کا تمام تر سہرا ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان کو جاتا ہے، ان خیالات کا اظہار الازہر یونیورسٹی، مصر کے نائب رئیس الجامعہ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر قصی محمود حامد زلط نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان کے زیر اہتمام کراچی کے فائیو اسٹار ہوٹل ریجنٹ پلازہ میں علماء عرب و عجم ہو چکا ہے اور اس ضمن میں ڈاکٹر سید حازم نے اہم کردار ادا کیا ہے، آج علماء ازہر ہی نہیں دیگر اہلیان مصر بھی اس امام کی تعلیمات سے فیض حاصل کر رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا پر کسی بھی عنوان سے تحقیقاتی کام کیلئے جامعہ الازہر کے دروازے کھلے ہیں ---صدام یونیورسٹی بغداد (عراق) کے وائس چانسلر اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی جامع مسجد کے خطیب و امام ڈاکٹر عبدالغفور نے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل اور برکاتی فاؤنڈیشن کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں مدعو کیا، آج

محدث بریلوی عرب و عجم کے عظیم صوفی رہنما ہیں، شیخ سید یوسف ہاشم الرفاعی

کو دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا ایک بہت بڑے عالم دین تھے ان کی خدمات کے حوالے سے جامعۃ الازہر میں تحقیقی کام شروع عالم اسلام اہل سنت والجماعت کو شدید اتحاد کی ضرورت ہے تاکہ امریکہ جیسے دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا جا سکے جنہوں نے عالم اسلام اور خاص کر عراقی مسلمانوں کا جینا دشوار کر رکھا

ہے، میں پاکستان کی عوام کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے حالت جنگ میں ہماری حوصلہ افزائی کی، ہماری سرزمین صوفیاء کی سرزمین ہے جسے شیخ عبدالقادر جیلانی، امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت ابن عربی، حضرت شیخ رفاعی اور حضرت جنید بغدادی علیہما الرحمہ جیسی ہستیوں سے نسبت ہے اہل پاکستان کا نجدی کے پیروکار آج عالم اسلام کیلئے فتنہ بنے ہوئے ہیں عرب وعجم کے اہل سنت نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے، انہوں نے کہا اعلیٰ حضرت امام عظیم امام احمد رضا اپنی دینی و فکری خدمات اور عشق رسول (ﷺ) کے سبب آج بھی اہل عرب کے سروں کا تاج ہیں ہم آج بھی انہیں مجدد مانتے

علماء عرب سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل نے اہم کردار ادا کیا ہے

ڈاکٹر عبدالغفور، وائس چانسلر صدام یونیورسٹی بغداد

ان بزرگوں سے نسبت رکھنا باعث مسرت ہے انہوں نے کہا کہ علماء عرب سے امام احمد رضا جو کہ عظیم صوفی عالم دین تھے کا تعارف کرانے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل نے اہم کردار ادا کیا ہے ہمیں خوشی ہوگی اگر یہاں کہ طلبہ اور علماء، صدام یونیورسٹی بغداد تشریف لائیں اور وہاں کے لوگ ہیں ان کا سب سے بڑا کارنامہ مسلک اہل سنت کا تحفظ اور وہابیہ کے خلاف قلمی جہاد ہے ---- ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے مہمانوں کے سامنے امام احمد رضا کا مختصر تعارف پیش کیا، ترجمانی کے فرائض علامہ شمس الھدیٰ مصباحی نے

امام احمد رضا پر تحقیقاتی کام کیلئے جامعة الازہر کے دروازے کھلے ھیں، نائب رئیس جامعۃ الازہر

یہاں آتے رہیں ---- بیروت لبنان کی جمیعۃ المشاریع الخیریہ کے رئیس جلیل القدر عالم دین مبلغ اسلام شیخ عبدالقادر فاکہانی نے اپنے خطاب میں وہابیوں کی چالاکیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ جو یہاں دیوبندی، وہابی، ندوی اور سلفی کہلاتے ہیں جب ہمارے ہاں عرب میں آتے ہیں تو اپنے کو حنفی اور صوفی ظاہر کرتے ہیں جس سے اہل عرب دھوکہ کھا جاتے ہیں مگر اب ہم اصل صوفی اور اہل سنت و الجماعت تک پہنچ چکے ہیں اب ان لوگوں کی چالیں کامیاب نہیں ہوگی، انہوں نے کہا کہ ابن تیمیہ اور ابن عبدالوہاب ادا کیئے جبکہ مرکزی صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے ادارہ کے زیر اہتمام ہونے والے بین الاقوامی تحقیقاتی کاموں کی تفصیلات سے مہمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ادارہ اب تک ایک لاکھ سے زائد تعداد میں مختلف زبانوں میں کتب شائع کرچکا ہے جبکہ تقریباً 25 یونیورسٹیوں میں ادارہ کی کوشش و سرپرستی سے ڈاکٹریٹ کے مقالے لکھے جارہے ہیں جبکہ "6" فضلاء Ph.d کرچکے ہیں، ادارہ نے عرب دنیا سے روابط کیلئے "الرابطہ انٹرنیشنل" کے نام سے ایک الگ شعبہ قائم کیا ہے جو گذشتہ

تین برس سے سرگرم عمل ہے اور آج یہاں ہم سب کا جمع ہونا اسی کی کوششوں کا ثمر ہے، انہوں نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مستقبل میں علمی روابط بڑھانے پر زور دیا ---- ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے ادارہ کی طرف سے عربی، انگریزی اور اردو زبانوں میں کتب کا تحفہ تمام

روشنی میں عرب وعجم کو متحد ہوکر ہنود و یہود کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہوگا جس کے لئے باہمی رابطہ کی اشد ضرورت ہے----

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے اس استقبالیہ میں جن علماء و مشائخ نے شرکت کی ان میں سے

علماء عرب امام احمد رضا کی دینی وفکری خدمات کے سبب آج بھی انہیں مجدد مانتے ہیں، ابن تیمیہ اور ابن عبدالوھاب کے پیرو کار عالم اسلام کیلئے فتنہ ھیں، شیخ عبدالقادر فاکہانی، لبنان

مہمانوں کو پیش کیا---- استقبالیہ سے یمن کی عظیم روحانی شخصیت علامہ شیخ عمر حبیب بن محمد بن حفیظ یمنی (شیخ طریقت ورئیس دارالمصطفیٰ تریم، یمن) نے بھی خطاب کیا انہوں نے کہا کہ میں الشیخ احمد رضا القادری سے اچھی طرح متعارف ہوں وہ بہت بڑے عالم دین اور امام العصر تھے میں نے ان کی کتب کا مطالعہ کیا ہے عربی ادب میں ان کی کتب کا اہم مقام ہے وہ علماء اور صوفیاء دونوں کے امام ہیں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل نے اہل عرب کو ان جیسی عظیم ہستی سے متعارف کراکر ہم پر احسان کیا ہے۔

دبئی کے وزیر اوقاف فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر السید عیسیٰ بن مانع نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ الشیخ احمد رضا القادری

چند کے اسم گرامی یہ ہیں:

☆ نبیرہ سرکار غوث الاعظم مخدوم سید عبدالرحمٰن گیلانی، متولی دربار غوثیہ بغداد ☆ ڈاکٹر شیخ قصی محمود زلط، نائب رئیس الجامعۃ الازھر، مصر ☆ شیخ ڈاکٹر محمد مجید السعید، چانسلر صدام یونیورسٹی، بغداد ☆ الشیخ ڈاکٹر عبدالغفور، وائس چانسلر صدام یونیورسٹی، بغداد ☆ الشیخ الاستاذ جمیل حریری، جمیعۃ المشاریع الخیریہ، لبنان ☆ مبلغ اسلام شیخ عبدالقادر فاکہانی، رئیس جمیعۃ المشاریع الخیریہ، لبنان ☆ شیخ طریقت عمر حبیب بن محمد بن حفیظ یمنی، رئیس دارالمصطفیٰ تریم، یمن ☆ فضیلۃ الشیخ الاستاذ السید یوسف ہاشم الرفاعی، سابق وزیر اوقاف، کویت ☆ الشیخ ڈاکٹر محمود عاشور ازھری، وکیل الازھر،

امام احمد رضا کی کتب کا عربی ادب میں اهم مقام هے، شیخ عمر حبیب بن محمد یمنی

عرب میں ایک بہت بڑے صوفی اور عالم کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں وہ جیسے عجم کے امام ہیں ویسے ہی عرب بھی انہیں اپنا امام تسلیم کرتے ہیں اس عظیم امام کی تعلیمات کی

مصر ☆ الاستاذ ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ مصری، استاذ جامعۃ الازھر، مصر ☆ الشیخ ڈاکٹر محمد علی فتح اللہ الازھری، استاذ جامعۃ الازھر، مصر ☆ علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی، جامعۃ

الاشرفیہ مبارکپور انڈیا ☆ علامہ مفتی نظام الدین مصباحی ، جامعۃ الاشرفیہ مبارکپور انڈیا ☆ علامہ شمس الہدیٰ مصباحی ، جامعۃ الاشرفیہ مبارکپور انڈیا ☆ علامہ عبدالحفیظ مصباحی ، جامعۃ الاشرفیہ مبارکپور انڈیا ☆ علامہ سید علیم الدین قادری ، ساؤتھ افریقہ ☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ، کراچی ☆ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری ، جامعہ نظامیہ لاہور ☆ مفتی محمد خان قادری ، لاہور ☆ علامہ محب اللہ نوری ، بصیر پور اوکاڑہ ☆ علامہ فیض احمد اویسی ، بہاولپور ☆ ڈاکٹر محمد شریف سیالوی ، بہاؤ الدین یونیورسٹی ملتان ☆ علامہ سعید اسد ، گجرانوالہ ☆ ڈاکٹر جلال الدین نوری ، کراچی یونیورسٹی ☆ علامہ غلام محمد سیالوی ، شمس العلوم جامعہ رضویہ ، کراچی ☆ علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی ، چیئرمین رویت ہلال کمیٹی پاکستان ☆ پروفیسر علامہ منیب الرحمٰن نعیمی ، دارالعلوم نعیمیہ کراچی ☆ علامہ مفتی ڈاکٹر حافظ عبدالباری صدیقی ، شاہی امام جامع مسجد شاہجہاں ٹھٹھہ سندھ ☆ علامہ اکرام حسین سیالوی ، شمس العلوم جامعہ رضویہ کراچی ☆ مولانا ابا قاسم ، دارالعلوم امجدیہ کراچی ☆ مولانا عامر بیگ ، المرکز اسلامی کراچی ☆ قاری محمد مسعود احمد حسان ، دارالعلوم ، امینیہ رضویہ فیصل آباد ☆ مولانا محمد امین رضوی ، لاہور ☆ مولانا حاجی محمد رفیق برکاتی ، برکاتی فاؤنڈیشن ☆ پروفیسر غلام عباس قادری ، کراچی ۔

امام احمد رضا کا علمی مقام

مولانا محمد اشرف آصف جلالی

کسی صاحب علم کا علمی مقام بیان کرنا مشکل کام ہے، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ کا علمی مقام تو پھر ایسا ارفع و اعلیٰ ہے کہ جس کی بلندیوں کی طرف نگاہ اٹھاتے وقت سر سے ٹوپی گر پڑتی ہے جس کی تحقیقات کی آب و تاب کے سامنے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ آپ کے مبلغ علمی کا علو وہ بیان کرے جس کا طائر فکر پرواز کرتے کبھی اس فضا تک پہنچا ہو آپ کے جہان معارف کا نقشہ وہ کھینچے جس کے کاروان تحقیق نے اس کی حدود اربعہ کو دیکھا ہو۔ آپ کے بحر حقائق کی گہرائی کا پتہ وہ دے جس کی دانش میں عمیق غوطہ زنی کی صلاحیت موجود ہو۔ آپ کی تحقیقات کا معیار وہ بتائے جس کے مطالعہ کے غزال مرغزار حقائق میں چرنے کے عادی ہوں۔

کیف الوصول ؟ الی سعاد و دونھا
قلل الجبال و بینھن حتوف

بہر حال خامۂ مشتاق عظیم امام کے جہان علم سے شناسائی کی کچھ نہ کچھ کوشش کرتا ہے۔ امام احمد رضا علوم و فنون کے اس منبع کا نام ہے جس سے ایک علم کی نہیں بیسیوں علوم وفنون کی ندیاں رواں ہوئیں۔ آپ وہ گلستان معارف ہیں جہاں علم و حکمت کے انواع و اقسام کے پھول مہکے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ کے علم کی قوس وقزح میں سات نہیں بچپن رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ آپ نے تیرہ سال دس ماہ اور چار دن کی عمر میں ہندوستان میں رائج علوم وفنون کی تحصیل سے فراغت حاصل کرلی۔ بعض محققین نے آپ کے علوم کی تعداد ستر بتائی ہے۔

برصغیر پاک و ہند کے آسمان علم پر جو خورشید جلوہ افروز ہوئے ان میں آپ کی ضیا باریوں اور نور افشانیوں کا انداز نرالا ہے۔

اسلامی علوم وفنون میں عربی زبان و ادب کی مہارت ریڑھ کی ہڈی کا مقام رکھتی ہے۔ آپ کو اس میدان میں کمال حاصل تھا آپ تیرہ سال کی عمر میں عربی تحریر وتقریر میں ید طولی حاصل کر چکے تھے۔ آپ کی عمر ابھی دس سال تھی جب آپ نے زمانہ طالب علمی میں ہدایۃ النحو کی عربی میں شرح لکھی۔ تیرہ سال کی عمر میں آپ نے عربی میں "ضوء النھایہ فی اعلام الحمدد الھدایہ" لکھی۔ عجمی ماحول

میں نشوونما پانے کے باوجود عربی زبان میں جو شگفتگی اور سلاست ملتی ہے علماء عرب بھی اس پر سر دھنتے نظر آتے ہیں۔

آپ کی عربی تصانیف ، حواشی اور تعلیقات کی تعداد ۲۰۰ رسے بھی زیادہ ہے آپ کی تحقیقات کے مخزن فتاویٰ رضویہ میں سینکڑوں فتاویٰ عربی میں ہیں۔ جہاں آپ نے بہت سے علوم وفنون کے متعلق تصنیفات عربی میں کیں اور عربی نثر کے ذریعے گراں قدر تحقیقات پیش کیں وہاں آپ نے اس مقدس زبان میں بیش بہا اشعار بھی کہے آپ کا عربی دیوان ''بساتین الغفران'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے جسے عرب دنیا میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے آپ کی عربی تحریروں کا معیار اتنا بلند ہے کہ قومی اور بین الاقوامی جامعات میں ان پر ریسرچ کیلئے ، ایم-اے، ایم-فل اور پی-ایچ-ڈی کے تھیسز رجسٹرڈ ہوئے۔

آپ کا قلم بڑا سیال تیز رفتار اور برق بار تھا- سیال ایسا کہ لکھتا لکھتا ہزار سے زائد کتابیں تصنیف کر گیا۔ جو اتنی پر مغز اور قابل توجہ ہیں کہ ریسرچ اسکالرز ایک ، ایک صفحے پر دنوں نہیں ہفتوں نہیں بلکہ مہینوں تک اپنی عقل و خرد کی قوتوں کو اعتکاف کرواتے ہیں تیز رفتار ایسا کہ مسودات کی تبییض کرنے والے چار چار آدمی پیچھے رہ جائیں اور نیا صفحہ تیار ہو جائے۔ دوسرے حج کے موقعہ پر علماء حرمین شریفین نے مسئلہ علم غیب پر آپ سے استفتاء کیا تو آپ نے بغیر کتب کی مدد ۸ رسے ۱۰ رگھنٹے کے وقت میں عربی زبان میں ۲۴۰ رصفحات پر مشتمل کتاب ''الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ'' لکھ دی۔ ایک اور استفتاء کے جواب میں چند گھنٹوں میں ''بلاسود بینکاری'' کے طریق پر عربی زبان میں ''کفل الفقیہ الفاهم فی أحکام قرطاس الدراهم'' لکھدی۔

آپ کا قلم برق بار ایسا کہ جس کی معمولی جنبش سے باطل نظریات کے ایوان زمین بوس ہو جائیں۔ امام احمد رضا امام العلوم تھے جس علم وفن میں لکھتے ہیں لگتا ہے اسی کے امام ہیں۔ پاکستان کے معروف ماہر تعلیم ڈاکٹر ظہور احمد اظہر آپ کا عربی مخطوطہ ''الزلال الانقی من بحر سبقة الاتقی'' جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر لکھا گیا ہے دیکھ رہے تھے تو کہنے لگے:

''پتہ نہیں مولانا احمد رضا کے پاس اتنا علم کہا سے آ گیا، جس علم میں اُن کی کتاب دیکھتا ہوں لگتا ہے اسی علم کے امام ہیں واقعی وہ۔

جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں

میرے نزدیک یہ حقیقت ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں''

آپ تفسیر کرنے پر آئیں تو صرف سورة الضحیٰ کی تفسیر ۶۰۰ رصفحات سے تجاوز کر جائے علوم حدیث۔ متن و سند ، جرح و تعدیل اور اسماء الرجال کی بحث کریں تو کتابوں کی کتابیں لکھ دیں یہاں تک کہ علماء عرب آپ کو امام المحدثین کہیں۔

اگر فقہ کا بادل بن کر برسنے لگیں تو کھیت اور کھلیان

بھر جائیں۔ آپ کے بین الاقوامی دارالافتاء میں براعظم ایشیا، براعظم یورپ، براعظم امریکہ اور براعظم افریقہ سے چار چار، پانچ پانچ سو کی تعداد میں استفتاء آئیں اور جواب لکھے جائیں۔ بیک وقت چار چار خطوط املا کروائے جائیں اور کاتب لکھتے جائیں۔ کوئی تیمم کی تعریف پوچھے تو اس کیلئے ۲۶۰ رصفحات پر مشتمل جواب لکھا جائے۔ عوام بھی سوال بھیجیں خواص بھی۔ خواص الخواص علماء بھی استفتاء کریں اور فقہا و قاضی صاحبان بھی۔ عدالت عالیہ بہاولپور کے جسٹس محمد دین بھی مناسخہ کے ایک مسئلہ میں بے بس ہو جاتے ہیں تو امام احمد رضا کی بارگاہ علم میں کیس بھیج دیتے ہیں اور آپ کے فتویٰ پر فیصلہ ہو جاتا ہے یہ فتویٰ آج بھی فتاویٰ رضویہ کی گیارہویں جلد میں موجود ہے۔

یہ وہ رنگ فقاہت ہے جس کی بنا پر ممبئی ہائی کورٹ کے مشہور پارسی جج ڈی۔ ایف ملا نے کہا:

''پاک و ہند میں فقہ میں دو نادر روزگار کتابیں لکھی گئیں ایک فتاویٰ عالمگیری اور دوسرا فتاویٰ رضویہ''

یہ وہ زور استدلال ہے جسے دیکھ کر لیڈن یونیورسٹی ہالینڈ کے علوم اسلامیہ کے پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس۔ اے بلیان نے ہمیشہ کیلئے فتاویٰ رضویہ کو اپنے مقالات کا ماخذ بنالیا۔

یہ وہ کمال افتاء ہے کہ ایک مکی عالم دین نے آپ کا عربی میں فتویٰ دیکھا تو کہنے لگے اگر امام اعظم ابو حنیفہ یہ فتویٰ دیکھتے تو انکی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔ یہ امام احمد رضا کا جہان فقاہت ہے جس کی سیر کر کے ڈاکٹر حسن رضا خاں اعظمی نے رپورٹ مرتب کی تو پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ نے انہیں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری دی۔

سائنسی اور عقلی علوم کے میدان میں بھی امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ کے گاڑے ہوئے جھنڈے آج تک لہرا رہے ہیں سان فرانسسکو (امریکہ) کے ایک ہیئت دان پروفیسر البرٹ۔ ایف۔ پورٹا نے ایک دفعہ پیشن گوئی کی کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو سورج کے سامنے کئی ستاروں کے اجتماع اور ان کی کشش سے بڑے بڑے گھاؤ پڑیں گے جس سے امریکہ میں خصوصاً اور دنیا میں عموماً زبردست تباہی مچے گی، بانکی پور پٹنہ کے اخبار ایکسپریس میں یہ خبر شائع ہوئی آپ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ نے اس بات کو لغو قرار دیا اور آپ نے اس امریکی ہیئت دان کے رد میں ''معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین'' لکھا اور براہین قاطعہ سے اس کے موقف کو رد کیا۔ آئن اسٹائن اور نیوٹن کے نظریات کے رد میں بھی آپ نے تین رسالے لکھے۔ آپ کی انہیں سائنسی تحقیقات کو پڑھ کر پاکستان کے مایۂ ناز ایٹمی سائنسدان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے دل کھول کر آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔

رام پور کے اخبار دبدبہ سکندری میں ایک مرتبہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے سابق شیخ الجامعہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین نے علم المربعات سے متعلق ایک سوال شائع کروایا حضرت

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ سوال رکھا گیا تو آپ نے اس کا جواب دیا اور ساتھ اپنی طرف سے ایک سوال کر دیا۔ سر ضیاء الدین جو بہت بڑے ریاضی داں تھے انہوں نے آپ کے سوال کا جواب بھی اخبار میں شائع کروایا۔ امام احمد رضا نے اس کی اغلاط نکالیں تو سر ضیاء الدین متحیر رہ گئے۔ اس کے بعد ایک دن نہایت مشکل مسئلہ کہ جس کے حل کیلئے ڈاکٹر ضیاء الدین جرمنی جانا چاہتے تھے۔ حضرت امام احمد رضا کے پاس لائے تو آپ نے چند لمحوں میں اسے حل کر دیا۔ اس سے ڈاکٹر صاحب بہت متاثر ہوئے آپ کے علم کی انہوں نے بہت تعریف کی اور آپ کی صحبت کی وجہ سے انہوں نے داڑھی رکھ لی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔

ایک طرف یہ تدقیقات اور عقلی و نقلی علوم کی باریکیاں ہیں دوسری طرف شعروادب کی ایسی نزاکتوں کے مالک تھے کہ آپ نے قصیدہ معراجیہ لکھا تو ادیب اور شعراء ورطۂ حیرت میں گم ہو گئے۔ ایسی تشبیہات استعارات اور تلمیحات تک ان کے خیال کی کبھی رسائی نہیں ہوئی تھی۔ اسی واسطے ازہر یونیورسٹی کے پروفیسر محی الدین الوائی آپ کی ذات سے نہایت متحیر ہوئے۔ آپ کی شاعری میں ادب کی نازک خیالیاں بھی ہیں جمع اور سائنس کی موشگافیاں بھی۔

آپ بلا کا حافظہ رکھتے تھے۔ آپ نے ایک ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ جو کتاب ایک مرتبہ آپ کے مطالعہ سے گزر جاتی اس کی عبارت ازبر ہو جاتیں۔ آپ نے اپنی ان علمی اور تحقیقی صلاحیتوں کو دین متین کی حقیقی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے وقف کر رکھا تھا رات دن یہی مشغلہ تھا۔ بعض قریبی حضرات کی روایت کے مطابق آپ دن رات میں بمشکل ڈیڑھ دو گھنٹہ نیند فرماتے تھے۔

آپ کے شجر علمی کا پھل ذوق بندگی کا ذائقہ اور محبت رسول ﷺ کی چاشنی لئے ہوئے اس پر ہر باطل پرستوں کیلئے نوکیلئے کانٹے اور حق پرستوں کیلئے خوشبودار پھول ہیں اس کی ٹہنیاں سات براعظموں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کے پتے مخصوص تیل پر چلنے والی گستاخ مشینوں کے دھویں کی آلودگی سے فضا کو صاف کرنے کا عمل ہر وقت جاری رکھے ہوئے ہیں تاکہ عقیدہ صحیحہ کی سانس لینے میں دشواری نہ ہو اس کا سایہ یقین محکم کی کونپلوں پر کسی بدعقیدہ کا سایہ نہیں پڑنے دیتا۔

آپ کی قلم کی تیار کردہ سوغاتیں، آپ کی فکر کے جلائے ہوئے چراغ آپ کی فراست کے ابھارے ہوئے نقوش آپ کی درس کے تراشے ہوئے نگینے، آپ کی تدبیر کے وضع کردہ راہیں اور آپ کی دعوت کے سجائے ہوئے دفتر ملت کی متاع گراں مایہ ہیں۔

آپ کا قائم کردہ دارالعلوم منظر اسلام کا فیضان ایک صدی پر محیط ہے ۲۰۰۱ء کو بریلی شریف میں اس کا صد سالہ جشن منایا جارہا ہے۔ آپ کا علمی مقام یہی بیان کرسکتا ہوں کہ احمد رضا علم ہی کا دوسرا نام ہے۔ بلکہ کاروان علم کا امام ہے۔

امام احمد رضا کانفرنس 2000

رپورٹ: شیخ ذیشان احمد قادری محمد فرحان الدین

کراچی:

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نوراللہ مرقدہ کے احسانات سے بھری پڑی ہے، دنیا کے سارے اسلامی ملکوں میں یہ قابل فخر اعزاز صرف پاکستان کو حاصل ہوا کہ اس کی پارلیمنٹ نے انکار ختم نبوت کی بنیاد پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر قانونی اور سیاسی طور پر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا، پاکستان کی پارلیمنٹ کے اس فیصلہ میں امام احمد رضا کے ان فتاویٰ کو کلیدی حیثیت حاصل رہی جو انہوں نے فتنۂ قادیانیت اور فتنۂ انکار ختم نبوت کے رد میں تحریر فرمائے تھے، میری معلومات کے مطابق پورے عالم اسلام میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے فتنۂ قادیانیت کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ صادر فرمایا، ان خیالات کا اظہار ممتاز عالم اور ورلڈ اسلامک مشن کے چیئرمین علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان کے زیر اہتمام کراچی میں ہونے والی امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۰ء سے خطاب کرتے ہوئے کیا، وہ کانفرنس کی صدارت فرما رہے تھے جبکہ مقالہ نگاران میں رکن اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان اور تنظیم المدارس کے ناظم امتحانات علامہ غلام محمد سیالوی، جگر گوشۂ غزالی زماں مدیر ماہنامہ "السعید" ملتان علامہ سید حامد سعید شاہ کاظمی، شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد علامہ مفتی احمد میاں برکاتی، کراچی یونیورسٹی شعبۂ سیاسیات کے استاد پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ قادری، شعبۂ پیٹرولیم اور جیالوجی کے صدر پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری اور صاحبزادہ سید وجاھت رسول قادری شامل تھے--- علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ امام احمد رضا کی ہستی عالم اسلام کیلئے باعث شرف وعزت

ہے ، انہوں نے نہ صرف دینی بلکہ سیاسی میدان میں بھی ببانگ دہل رہبری کا فریضہ انجام دیا، ان کے بتائے ہوئے اصول وضوابط آج بھی ہمارے لئے رہنما ہیں، امام احمد رضا کا پیغام محبت رسول ﷺ ہے اور اسی نقطہ پر وہ عالم اسلام کو متحد کرنا چاہتے تھے ، مجھے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی عالمی سطح پر کارکردگی کا جان کر بے حد مسرت ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہمیشہ شاد آباد رکھے۔

کانفرنس کا آغاز بعد نماز مغرب رنگون والا ہال کراچی میں تلاوت قرآن اور امام احمد رضا کی نعت شریف سے ہوا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر مجید اللہ قادری ادا کررہے تھے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبداللہ قادری نے کہا کہ امام احمد رضا نہ صرف برصغیر بلکہ دنیا کے مسلمانوں کے امام اور رہنما ہیں بلکہ میں تو یہ کہنے میں بھی دریغ نہیں کرتا کہ وہ مسلمانوں ہی کے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے رہبر ورہنما ہیں، ان کے فتاویٰ میں عالمی سطح پر انسانیت کی فلاح وبہبود سے متعلق اشارے جابجا ملتے ہیں ایسے عظیم رہبر کی فکر کی اشاعت پر میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ علامہ مفتی احمد میاں برکاتی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اسلاف سے جس قدر عقیدت ومحبت کرتے تھے ان کا پیرخانہ بھی ان سے اسی قدر محبت واحترام کا رشتہ رکھتا تھا یہ شرف کسی کسی کو ہی نصیب ہوا کرتا ہے---- جگر گوشۂ غزالی زماں، ممتاز مذہبی اسکالر وسیاستداں علامہ سید حامد سعید کاظمی نے حضرت امام احمد رضا اور ان کا عشق رسول ﷺ کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محبوب مجازی کا عشق محبوب کے حسن وجمال کا مرہون منت ہوا کرتا ہے یعنی اگر محبوب میں وہ حسن وجمال نہ ہوتا تو اس سے عشق نہ کیا جاتا یہی وجہ کہ زنانِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ظاہری حسن وجمال کو دیکھ کر اپنی انگلیاں کاٹ ڈالی تھیں مگر عشق حقیقی حسن وجمال کا محتاج نہیں ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ داستان عشق رسول کا حسین باب ہیں، کاروان عشق رسول ﷺ میں ان کا عشق نمایاں چمک رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے محبوب حقیقی سے دعا کی تھی کہ ۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ان کا اٹھنا ، بیٹھنا ، چلنا ، پھرنا اور لکھنا پڑھنا سب اتباع سنت اور تحفظ ناموس رسالت مآب کا آئینہ دار تھا، ''فاضل بریلوی'' چمنستان عشق رسول کا دوسرا نام ہے، ایسے عظیم عاشق کی یاد میں کانفرنس کرنا اور بین الاقوامی سطح پر تحقیقی کام کرنے پر میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں ، ہمیں اس عظیم ادارہ کے شانہ بشانہ چلنا اور تعاون کرنا چاہیے---- صدر ادارہ صاجزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبۂ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ اب تک ڈیڑھ لاکھ کے قریب اردو، عربی ، فارسی، سندھی ، پشتو اور انگریزی زبانوں میں کتب شائع کرکے عالمی سطح پر تقسیم کرچکا ہے، ایشیاء اور یورپ میں امام

احمد رضا کے تعارف اور ان پر تحقیقی و تصنیفی کام کے بعد اب
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا عرب دنیا میں کام کرنا چاہتا ہے،
انہوں نے کہا کہ ہم نے گزشتہ برس ''مصر'' کا دورہ کیا اور شیخ
الازھر اور دیگر عالمی اسکالرز کو امام احمد رضا کا لٹریچر پہنچایا
ہے جبکہ ہم مصر میں امام احمد رضا کانفرنس کر لینے کے بعد اب
ان شاء اللہ بغداد میں بھی کانفرنس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں
اس ضمن میں ورلڈ اسلامک مشن ہمارے ساتھ تعاون کرے تو
ہم ممنون ہوں گے انہوں نے کہا کہ ادارہ کی کوششوں سے اب
تک دو فاضل جامعہ الازھر سے امام احمد رضا پر ایم فل کر
چکے ہیں جبکہ دو مزید اسکالر کام کر رہے ہیں، ہماری کوششوں
سے فاضل بریلوی کا سلام عربی میں ترجمہ ہو کر مصر ہی سے
کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے ادارہ نے اپنے بڑھتے
ہوئے تحقیقی کام کے ابلاغ کے لئے جنوری ۲۰۰۰ء سے
''سالنامہ'' معارف رضا، کو'' ماہنامہ'' کر دیا ہے جو علمی و
دینی جرائد میں اپنی مثال آپ ہے ---- علامہ غلام محمد
سیالوی نے اپنے خطاب میں امام احمد رضا کی فقہی خدمات
اور ان کے علمی کمالات کا ذکر کرتے ہوئے ادارہ کی خدمات
کو سراہا ---- ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے مولانا محرم علی شاہ
چشتی لاہوری کے نام امام احمد رضا کے ایک مکتوب کے
حوالے سے اتحاد امت اور اصلاح معاشرہ کیلئے فاضل
بریلوی کی خدمات کا جائزہ پیش کیا ---- اس موقع پر
ماہنامہ معارف رضا کراچی کا ''تعارفی شمارہ امام احمد رضا
کانفرنس نمبر'' اور دیگر بروشر تقسیم کئے گئے، آخر میں مولانا
سرفراز احمد اختر القادری نے فاضل بریلوی کا تحریر کردہ صلوٰۃ
وسلام ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' پیش کیا جبکہ
علامہ شاہ احمد نورانی نے ادارہ کی ترقی، ملک پاکستان اور
عالم اسلام کے تحفظ و بقاء کے لئے دعا کی اور یوں اس دینی و
علمی محفل کا اختتام ہوا۔

اسلام آباد:

برصغیر کی تاریخ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کارناموں سے بھری پڑی ہے وہ
عالم اسلام کے نابغہ روزگار عالم، برصغیر کی علمی میراث کے
امین، اسلامی فکر کے داعی، مبلغ اسلام اور ایک سچے عاشق
رسول تھے۔ ان کا تحریری کام پوری امت مسلمہ کیلئے رہنمائی
کا بہترین سامان ہے آپ نے دینی و علمی کارناموں کے
ساتھ ساتھ میدان سیاست میں بھی فکری رہنمائی کا کارنامہ
سرانجام دیا آج میں یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ
ملک پاکستان بھی امام احمد رضا ہی کا فیضان ہے، ان خیالات
کا اظہار صدر آزاد حکومت جموں و کشمیر سردار ابراہیم خان
نے اسلام آباد میں منعقد ہونے والی ''امام احمد رضا کانفرنس
۲۰۰۰ء'' سے خطاب کرتے ہوئے کیا وہ کانفرنس میں بطور
مہمان خصوصی خطاب فرما رہے تھے۔ جبکہ ممتاز مذہبی
اسکالر، آستانہ عالیہ نقشبندیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر کے
سجادہ نشین اور محی الدین اسلامی یونیورسٹی، آزاد کشمیر کے
چانسلر علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صدر محفل تھے، تلاوت

قرآن کریم اور فاضل بریلوی کی نعت شریف سے کانفرنس کا آغاز ہوا، ''ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا اسلام آباد'' کے چیئر مین کے.ایم.زاہد نے شرکاء کانفرنس کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے ادارہ کی کارکردگی پیش کی انہوں نے یہ اعلان بھی کیا کہ عنقریب کراچی، لاہور اور اسلام آباد کے بعد آزاد کشمیر میں بھی ''امام احمد رضا کانفرنس'' منعقد کی جائے گی۔ نیشنل یونیورسٹی آف لینگویجز اسلام آباد کے ڈاکٹر جمیل قلندر نے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اردو کی طرح عربی زبان و ادب میں بھی مہارت کامل رکھتے تھے جس پر ان کا عربی کلام اور تصانیف شاہد و عادل ہیں وہ علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ ڈائریکٹر وزارت مذہبی امور حکومت پنجاب ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری نے کہا کہ امام احمد رضا کی تعلیمات میں موجودہ زمانے کے تمام مسائل کا حل موجود ہے ہمیں ان سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف آزاد کشمیر کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے امام احمد رضا کے علمی و فکری کارناموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں ہر سطح کے نصاب میں فاضل بریلوی کی خدمات کا ذکر شامل کیا جائے انہوں نے بحیثیت وائس چانسلر محی الدین یونیورسٹی اعلان کیا کہ یونیورسٹی میں ''امام احمد رضا چیئر'' کے قیام کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں عنقریب ''امام احمد رضا چیئر'' قائم کی جارہی ہے۔ ادارہ کے مرکزی صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر امام احمد رضا کے حوالے سے ہونے والے ریسرچ ورک کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور آئندہ کے منصوبہ جات سے شرکاء کو آگاہ کیا انہوں نے وزارت اطلاعات و نشریات اور چیف ایگزیکٹیو جنرل پرویز مشرف سے ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ پی.ٹی.وی کی صبح کی نشریات میں فاضل بریلوی کا ترجمہ قرآن پیش کیا جائے۔ صدر محفل پیر علاؤ الدین صدیقی نے خطبہ صدارت ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا کو ہر علم و فن میں مہارت حاصل تھی وہ نظم و نثر ہر دو میدانوں کے شہ سوار تھے ان کی ذات عشق رسول کا سرچشمہ اور ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' نہایت فصیح و بلیغ ہے، ان کی ذات ہی برصغیر میں عشق رسول کو پروان چڑھانے کا ذریعہ بنی ایسی عظیم ہستی کی یاد میں کانفرنس کے انعقاد پر میں ''ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا'' کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس موقع پر کانفرنس کے شرکاء میں ''مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۰ء'' تقسیم کیا گیا جبکہ کے-ایم-زاھد صاحب کی طرف سے مہمانوں کو ''مہر نبوت'' کی خوبصورت شیلڈ پیش کی گئیں اور پھر امام احمد رضا کے مشہور زمانہ صلوٰۃ سلام ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' اور دعائے خیر پر اس علمی و روحانی اور فکری محفل کا اختتام ہوا۔

حواشی درر الحکام شرح غرر الاحکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غرر الاحکام

ص ۲۹ قولہ والساحۃ التی — المفروضۃ ای مائۃ ذراع وطولہ ۱۲

قولہ علی نصف القطر — بل علی ربع القطر او علی القطر ثم ضرب الحاصل من اربعۃ کما ہو حکم التعکیس ۱۲

ص ۳۰ قولہ ان عدم النفع شرط ولیس کذلک کما سیاتی — فی الاستیعاب بالیدین حتی لو کان نفع وجب الاستیعاب بالنفع ولیس کذلک اھ والحق ان الاحتیاج الی امثالہ للتخلیل اذا لم یدخل الغبار بین الاصابع قول محمد لما من الورکاء اشتراط استعمال حجر من الارض فلا یحصل لہ الا الاول ای تحصیل الاستیعاب بالنفع ۱۲

ص ۳۵ قولہ وہو الحرۃ مبنیۃ بما یدخل — رددنا علیہ فیما علقناہ علی ابی السعود ۱۲

ص ۴۹ قولہ اذا کان الامام المعین یصلی بالبعض اولا — اقول قد یرد ہذا الاستظہار رجوعہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی اہلہ وجماعتہ بہم حین اتی المسجد وقد صلوا فیہ ولک ان تجیب بانہا واقعۃ عین فلعلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشدہم انہ ان تاخر صلی بالناس ثم یکون صلاتہ صلاۃ الامام المعین لکونہ خلیفۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والظاہر فی ترکہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الجماعۃ بالمسجد حکمۃ اخری بیناہا فیما علقناہ علی رد المحتار ۱۲

ص ۶۰ قولہ وتمامہ فی الفتح — قبیل باب ما یفسد الصلاۃ ۱۲

ص ۶۷ قولہ ہل تجب ای الصغیرۃ — اختلفوا فیہا علی الدوام وکذا نقل البحر ۱۲

ص ۶۸ قولہ فیہ انہ کذلک واجب فلیتامل — اقول ولقد افاد واجاد رحمہ اللہ تعالی

عکس قلمی مخطوطہ (صفحہ اول) "درر الحکام شرح غرر الاحکام" از امام احمد رضا محفوظ لائبریری ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی

کنزالایمان' معیاری اور قابل اعتماد ترجمہ ہے

شیخ الازہر ڈاکٹر سید محمد طنطاوی

الحمد للہ بین الاقوامی اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا رجسٹرڈ پاکستان اور جامعۃ الاشرفیہ (مبارکپور) کی کوششوں کے نتیجے میں جامعۃ الازہر الشریف (قاہرہ، مصر) کے ایک تحقیقاتی بورڈ "مجمع البحوث الاسلامیہ" جو شیخ الازہر مفسر قرآن پروفیسر ڈاکٹر سید محمد طنطاوی کی سرپرستی میں قائم ہے نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" کو معیاری اور قابل اعتماد قرار دیتے ہوئے اس کی عام اشاعت کا سرٹیفکیٹ جاری کیا ہے، یہ خبر لیبیا کے ہفت روزہ "الدعوۃ" کے شمارہ ۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ کی اشاعت میں عربی اور انگریزی زبانوں میں شائع ہوئی ہے "معارف رضا" قارئین کے افادہ کیلئے اس کا عکس پیش کیا جا رہا ہے۔ ادارہ

الأزهر يعتمد ترجمة حديثة لمعاني القرآن بلغة الأردو

وافق مجمع البحوث الإسلامية بالأزهر برئاسة الدكتور محمد سيد طنطاوي شيخ الأزهر على إصدار ترجمة حديثة لمعاني القرآن الكريم بلغة الأردو والتي أعدها الشيخ محمد أحمد رضا خان القادري من كبار علماء الإسلام في الهند.
وكانت الجامعة الأشرفية بالهند قد قدمت الترجمة للأزهر لمراجعتها. وتقوم الجامعة بطبع الترجمة على نفقتها لتوزيعها على المساجد ومعاهد التعليم الإسلامي بالهند والبلدان المتحدثة بلغة الأردو.

Quran Translation

The Cairo based Islamic research academy headed by Dr. Muhammad Sa'yed Tantawi, Sheikh of al-Azhar has ratified the release of a modern interpretation of the meanings of the Holy Quran in Urdu language. The Ashrafiya University in India submitted the interpreted copy to Al-Azhar for review before it goes to printing to be distributed to mosques and Islamic institutes in India and the Urdu speaking countries. The interpretation was finalized by Sheikh Muhammad Ahmad Ridha Khan Al-Qadiri, one of the prominent Muslim scholars in India.
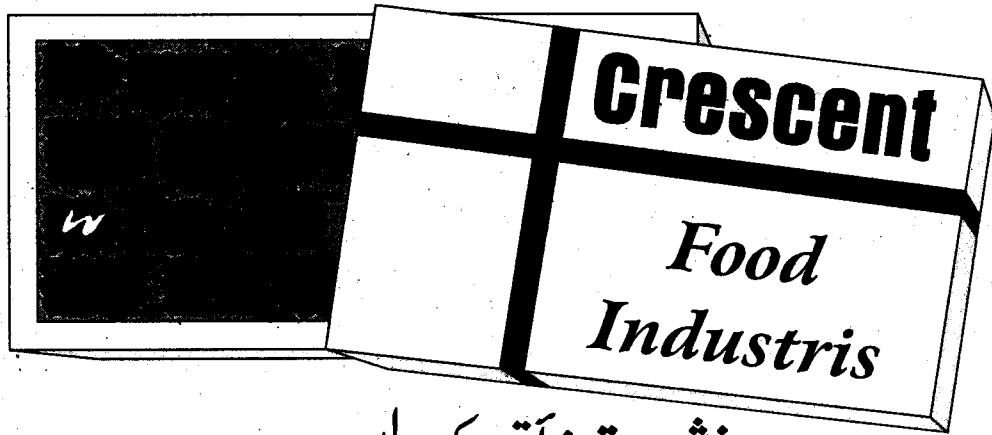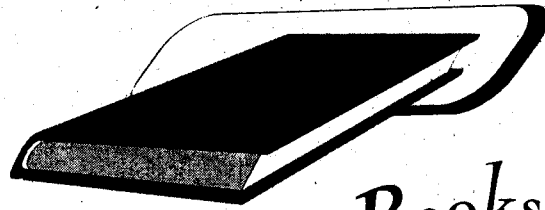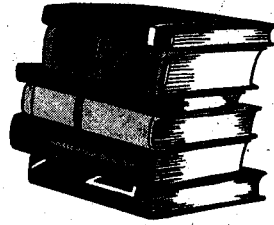
AL-MUKHTAR PUBLICATIONS
Printer - Publisher - Bookseller
25,Japan Mansion, Raza Chowk (Regal) Saddar
Karachi - 7400. P.O.Box : 489
Phone: 7725150 Fax: 021 - 7732369